رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۴۳۵

الفضل

خطبہ نمبر

روزنامہ

قیمت ایک آنہ

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۶؏

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹؏

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۳ | مورخہ ۹ شعبان ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۷ نومبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۱۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ بنگال مع اہل وعیال تشریف لائے ہیں۔

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ آج خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی پوتی۔ اور ڈاکٹر بدرالدین صاحب کی لڑکی بعمر پانچ سال ایک زہریلی دوائی غلطی سے کھا لینے کی وجہ سے چند گھنٹوں کے اندر اندر فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؛

مباہلہ کے نام سے لیڈران احرار کے بدن پر رعشہ طاری ہے

یوں تو احرار کے ترجمان "مجاہد" ایسے مسٹر مظہر علی صاحب شیعہ کی طرف سے جو دوسرے احراری لیڈروں کے ساتھ مذہبی عقائد کے لحاظ سے زمین و آسمان کا اختلاف رکھتے ہیں۔ اور جنکے عقائد کو پیش نظر رکھتے ہوئے حال ہی میں جمعیۃ العلماء ہند کے آرگن "الجمعیۃ" میں یہ فتویٰ شائع ہو چکا ہے۔ کہ شیعہ چونکہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے کسی شیعہ کے ساتھ مسلمان لڑکی کا نکاح جائز نہیں۔ بڑے زور و شور سے یہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ "نہ ہم خود مباہلہ سے فرار کرنا چاہتے ہیں۔ نہ مرزا محمود کو مباہلہ سے فرار کا موقعہ دینا پسند کرتے ہیں"۔ "ہم مرزا محمود کو بھاگنے نہیں دینگے" لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ احرار سوائے شور و شر پیدا کرنے کے لئے موقعہ تلاش کرنے کے مباہلہ کے قریب بھی نہیں آنا چاہتے یہی وجہ ہے۔ کہ بالکل مبہم رنگ میں یہ تو بار بار کہتے ہیں۔ کہ "ہم مرزا محمود کی پیش کردہ تمام شرائط کو منظور کرتے ہیں"۔ مگر ان شرائط سے ان لوگوں کو بھی آگاہ نہیں کرنا چاہتے۔ جنہیں وہ اپنے ساتھ مباہلہ میں شامل کرنے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اور نہ ان شرائط کے الفاظ کی تعیین کرنے کیلئے تیار ہیں۔ تا کہ عین موقعہ پر وہ شرائط کی الجھن میں پڑ کر مباہلہ سے فرار اختیار کر سکیں ؛

احرار کے اس رویہ کو اور تو اور ان کے ہمنوا۔ اور ہم عقیدہ لوگ بھی ان کا کھلا کھلا فرار سمجھ رہے ہے۔ بلکہ اس کا اعلان بھی کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "احسان" کے ادارہ تحریر کے ایک رکن "ابو العلا چشتی" نے یکم نومبر کے "احسان" میں حقیقت کا انکشاف کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"میں میرزا بشیر الدین محمود نہیں جس سے مباہلہ کرنے کا نام سنکر رہنمایان احرار کے بدن پر رعشہ طاری ہو جاتا ہے"۔

ظاہر ہے۔ کہ "احسان" جماعت احمدیہ کی مخالفت اور عداوت میں احرار سے پیچھے نہیں۔ بلکہ دو قدم آگے ہی ہے۔ احرار کو اپنے مذموم مقاصد میں آجتک جس قدر امداد "احسان" نے دی ہے۔ اتنی "مجاہد" بھی نہیں دے سکا۔ مگر باوجود اس کے اسے اعتراف کرنا پڑا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے لیڈران احرار کو مباہلہ کا جو چیلنج دے رکھا ہے۔ اس کا نام سنکر احرار کے بدن پر رعشہ طاری ہو جاتا ہے۔ اور وہ اسے اونوں پونوں بہانوں سے ٹالنے کی کوشش کر رہے ہیں ؛

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کرنیوالے احراری کی ضمانت نامنظور

حنیفا ولد چوہڑ گداگر جسے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کرنے کے جرم میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے نو ماہ قید بامشقت کی سزا ہوئی۔ اس کی درخواست برائے ضمانت کل سشن جج گورداسپور کی عدالت میں پیش ہوئی جسے نامنظور کرتے ہوئے سشن جج نے اپیل کی سماعت کے لئے ۹ نومبر تاریخ مقرر کی۔ حنیفا مجرم ایک ہزار کی ضمانت اور ایک ہزار روپیہ کے مچلکہ زیر دفعہ ۱۰۷ کے نیچے تھا۔ جبکہ اس نے نقض امن کیا۔ اور عدالت میں وہ مجرم قرار پایا۔ پولیس کی طرف سے یہ درخواست دینے پر کہ اس کی ضمانت ضبط ہونی چاہیئے۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے حکم دیا ہے۔ کہ اس کے خلاف اس الزام میں مقدمہ چلایا جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ مقدمہ بٹالہ کی عدالت میں چلایا جائے گا۔

درخواست دعا

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن گوجرانوالہ کی طبیعت چند روز سے ناساز ہے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔ احباب اپنی نمازوں اور دعا کے خاص اوقات میں حضرت میر صاحب کو ضرور یاد رکھیں

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۴ و ۵ نومبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام	مقام
۱	مسٹر ایم جمال الدین صاحب	مالا بار
۲	مولوی ایم ابوبکر صاحب	"
۳	احمد کویا حاجی صاحب	"
۴	پیر انند صاحب	ضلع گجرات
۵	عبدالکریم صاحب	ریاست ہولکر
۶	بشیر الدین صاحب Fernando	}
۷	اہلیہ " "	} دار افریقہ Fernando Po
۸	سید عبدالسلام شاہ صاحب	ضلع ہزارہ
۹	سید عبدالمجید صاحب	"
۱۰	محمد صاحب حسین صاحب	ضلع بلگام
۱۱	شیخ خلیل الرحمٰن صاحب	ضلع بنکورا
۱۲	سید خواجہ صاحب	ضلع دھارواڑ
۱۳	غلام قادر صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۴	فضل الدین صاحب	ریاست پونچھ
۱۵	اہلیہ " "	"
۱۶	دختر " "	"
۱۷ تا ۱۹	تین لڑکے " "	"
۲۰	نبی بیگم صاحبہ	ضلع کیمبل پور
۲۱	عبدالباری صاحب	ضلع لاہور
۲۲	نور محمد صاحب	ضلع جہلم
۲۳	لعل خان صاحب	"
۲۴	شیخ محمد حسین صاحب	ضلع دھارواڑ

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے

مبلغ اسلام کی امریکہ سے واپسی

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے امریکہ سے حسب ذیل پروگرام کے مطابق روانہ ہو رہے ہیں۔ اور جاپان سے ہوتے ہوئے ہندوستان پہنچیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سان فرانسسکو سے روانگی	۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء
ہونولولو میں قیام	۵ نومبر
یوکوہاما میں آمد	۱۴ نومبر سہ پہر
یوکوہاما سے روانگی	۱۵ نومبر دوپہر
کوبے میں آمد	۱۶ نومبر صبح
کوبے میں قیام	۱۷ تا ۲۱ نومبر
کوبے سے روانگی	۲۲ نومبر
شنگھائی میں قیام	۲۶ نومبر
ہانگ کانگ میں قیام	۲۹ نومبر
سنگاپور "	۶ دسمبر
پینانگ "	۷ "
کولمبو "	۱۱ "
بمبئی پہنچ کر آمد	۱۴ "

چندہ جلسہ سالانہ کے لیے فوری توجہ کی ضرورت

جلسہ سالانہ کا انتظام نہایت سرعت سے جاری ہے۔ جس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ عہدہ داران جماعت اور احباب کو چاہیئے کہ اپنا اور اپنی جماعت کا چندہ ایک ماہ کی آمد پر کم از کم ۱۵ فیصدی شرح سے جلد فراہم کرکے مطابق بجٹ ادا فرمائیں۔ اگر کسی جماعت کو چندہ جلسہ سالانہ کے بجٹ کی اطلاع نہ پہونچی ہو۔ وہ یا تو دفتر ہذا سے بجٹ چندہ جلسہ سالانہ دریافت کرکے۔ یا ہر ایک شخص کی ایک ماہ کی آمد کا کم از کم ۱۵ فیصدی چندہ وصول کیا جائے۔ ناظر بیت المال قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ر شعبان ۱۳۵۴ھ

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ سے ایک نہایت اہم سوال

کیا آج بھی تمہارے دل کا وُہ زخم ہرا ہے۔ جو احرار نے لگایا تھا؟

گزشتہ سال سے زیادہ قربانیوں کیلئے تیار ہو جاؤ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم نومبر ۱۹۳۵ء

سورہ توبہ رکوع ۶ کی آیات یا ایھا الذین اٰمنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاٰخرۃ ج فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الاٰخرۃ الا قلیل سے شروع کر کے آخر رکوع تک تلاوت کرنے کے بعد فرمایا:-

آج ان واقعات پر ایک سال گزرتا ہے جو گزشتہ سال جماعت کے لئے

دُنیا کی نگاہوں میں تباہی کا پیغام

لے کر آئے تھے۔ اور جنہوں نے غیر تو غیر اپنوں میں سے بھی کمزور دل کے لوگوں کو گھبراہٹ میں ڈال دیا تھا۔ اور وُہ سمجھنے لگے تھے۔ کہ

جماعت کا مستقبل

نہایت تاریک نظر آتا ہے۔ اسی مقام سے اسی دن اور اسی مہینہ میں گزشتہ سال میں نے جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ وُہ جب تک اپنی حالت میں تبدیلی نہ کرے گی۔ مغربی اثر کو دور کر کے مکمل اسلامی طریق اختیار نہیں کرے گی اور اس راہ کو جس پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے قائم کردہ جماعتیں چل کر کامیاب ہوتی ہیں۔ اختیار نہ کرے گی۔ اس وقت تک

مصائب اور مشکلات

کسی صورت میں دُور نہ ہوں گی۔ میں نے ایک سکیم بیان کی تھی۔ جس کے پہلے حصّہ کے لئے

تین سال کی میعاد

مقرر کی تھی۔ اور بتایا تھا۔ کہ یہ مصائب اور ابتلاء آنے ضروری ہیں۔ اور جو جماعتیں ان سے گھبرا جاتی ہیں۔ اور اپنے قدموں کو سست کر دیتی ہیں۔ وُہ روحانی دنیا میں کبھی ترقی نہیں کر سکتیں۔ اور یہ کہ

رُوحانی اور دنیوی لشکروں میں فرق

ہی یہ ہوتا ہے۔ کہ دُنیوی لشکر ایک حد تک چل کر رُک جاتے ہیں۔ لیکن روحانی لشکر جب تک اس منزل پر نہیں پہونچ جاتے۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کے لئے مقدر ہوتی ہے۔ اپنے

قدم سست نہیں کرتے

اور میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ کہ ہمارے سامنے ایک قوم ایک ملک یا ایک مذہب کے لوگ نہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے دُنیا کی سب اقوام۔ سب ممالک۔ اور

سب مذاہب و ملل کی طرف

مبعُوث فرمایا ہے۔ اس لئے ہمارا صرف یہ کام نہیں۔ کہ ہندوستان کے لوگوں کو فتح کریں۔ چین کے لوگوں کو فتح کریں۔ جاپان۔ افغانستان یا عرب کے لوگوں کو فتح کریں۔ ایشیاء۔ افریقہ یا جزائر کے لوگوں کو فتح کریں۔ بلکہ ہمارے سپرد یہ کام ہے۔ کہ دنیا کے ہر ملک اور زمین کے ہر حصّہ میں رہنے والے

لوگوں کے دلوں کو فتح کریں

اور ان دلوں کو صاف اور پاک کر کے خدا تعالےٰ کے قدموں میں لا ڈالیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ کام کوئی معمولی کام نہیں۔ اور معمولی قربانیاں اس کے لئے کافی نہیں ہو سکتیں۔ یہ کام نہیں ہو سکتا جب تک یہ بات ہمارے دلوں میں نقش نہ ہو جائے۔ اور

ہمارے سینوں کے اندر ایک آگ

نہ لگ جائے۔ ایسی آگ جسے دُنیا کی کوئی طاقت سرد نہ کر سکے۔ اور جو ہمیں سوائے اس کے کہ ہمارا مقصد پورا ہو جائے۔ اپنے فرض سے غافل نہ ہونے دے۔ میں نے ایک تحریک پیش کی تھی۔ جس میں انیس مطالبات تھے۔ ان میں سے

مالی مطالبہ کے متعلق

جماعت نے جو جواب دیا۔ وُہ شاندار تھا میں نے ساڑھے ستائیس ہزار کا مطالبہ کیا تھا۔ مگر وعدے ایک لاکھ آٹھ ہزار کے ہوئے۔ جن میں سے اٹھاسی ہزار وصول ہو چکا ہے۔ گویا بیس ہزار کے وعدے ابھی باقی ہیں۔ اور اسی فیصدی رقوم وصول ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ اور تحریکات بھی تھیں۔ مثلاً یہ کہ

نوجوان اپنی زندگیاں پیش کریں

اس کے ماتحت دو اڑھائی سو نوجوانوں نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ ان میں سے بعض کو ہم نے کام پر لگایا۔ اور بعض کو نہیں لگایا جا سکا۔

یہ جواب بھی گو ایسا شاندار نہ تھا۔ جتنا ہمیں جماعت سے امید رکھنی چاہیئے۔ مگر دوسری جماعتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے بہت حد تک شاندار تھا۔ اس کے علاوہ کچھ تحریکیں جماعت کی اندرونی حالت کی اصلاح اور درستی کے متعلق تھیں۔ مثلاً ایک

سادہ زندگی

کے متعلق تھی۔ کہ سادہ خوراک کھائیں۔ اور سادہ لباس پہنیں۔ خوراک کے لئے ایک قانون بنا دیا گیا تھا۔ کہ صرف ایک ہی سالن استعمال کیا جائے۔ سوائے دعوت کے جو ایسے شخص کی طرف سے ہو۔ کہ انکار کرنا اس کے لئے موجب تکلیف ہو۔ باقی ایک نمکین اور ایک میٹھے کے سوا دوسرا کھانا استعمال نہ کیا جائے۔ میٹھا اس واسطے رکھا تھا۔ کہ بعض لوگوں کو اس کی عادت ہوتی ہے۔ اور یہ ان کے لئے کھانے کا ایک جزو ہوتا ہے۔ یہ مطلب نہ تھا۔ کہ جنہیں روزانہ میٹھا کھانے کی عادت نہیں۔ وہ سالن تو ایک کر دیں۔ لیکن میٹھا زائد کر دیں پھر میں نے کہا تھا۔ کہ

عورتیں کپڑے بنوانے میں احتیاط سے کام لیں

گوٹہ کناری کا استعمال نہ کریں۔ زیورات نہ بنوائیں۔ پرانی اشیاء تلف کرنے کا میں نے حکم نہیں دیا تھا۔ مگر آئندہ ایسے سامان جن میں اسراف کا رنگ ہو۔ جیسے گوٹہ کناری وغیرہ ہیں۔ ان سے منع کر دیا تھا۔ بغیر ضرورت سے زیادہ کپڑے بنوانے کی ممانعت کی تھی۔ ان

سب چیزوں کی تفاصیل

آئندہ چند خطبوں میں میں پھر بیان کرونگا سردست میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ میری طبیعت پر یہ اثر ہے۔ کہ جس رنگ میں جماعت نے

مالی قربانی

کی ہے۔ اس حد تک دوسری باتوں کی طرف توجہ نہیں کی۔ سادہ زندگی کے متعلق میں جانتا ہوں۔ کہ ہزارہا لوگوں نے

اپنے اندر تغیر

پیدا کیا ہے۔ مگر ابھی بہت ہیں۔ جن کو اپنے اندر تغیر پیدا کرنا چاہیئے۔ بہرحال میں نے ایک اعلان کیا تھا۔ اور جماعت نے اس کا ایسے رنگ میں جواب دیا۔ جو

دشمن کے لئے حیرت انگیز

ہے۔ مگر ہمارے لئے نہیں۔ کیونکہ ہم نے جو کام کرنا ہے۔ اس کے لئے بہت سی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اس سکیم کو چونکہ فی الحال ہم نے تین سال تک چلانا ہے۔ اس لئے آئندہ چند خطبوں میں اگر اس میں کسی بات میں تبدیلی کرنی ہوئی۔ تو وہ ورنہ پھر اسی مضمون کو بیان کروں گا۔ تا جماعت کے دوستوں کے دماغوں میں پھر سب باتیں مستحضر ہو جائیں۔ اور اس

خطبہ کے ذریعہ اعلان

کرتا ہوں۔ کہ ہر جماعت جمعہ یا اتوار کے روز جیسا بھی اس کے حالات کے مطابق مناسب ہو۔ ان خطبات کو اپنے اپنے ہاں سنانے کا انتظام کرے۔ تا سب دوست آگاہ ہو جائیں ؛

یاد رکھو کہ تمہارے لئے ایک آزمائش ہے۔

بہت بڑی آزمائش

جس میں اگر تم پورے نہ اترے۔ تو جیسا کہ میں نے قرآن کریم کا جو رکوع ابھی پڑھا ہے اس کا آگے چلکر ترجمہ کرتے ہوئے بتاؤں گا تمہارے لئے سخت مشکلات پیدا ہو جائیں گی اللہ تعالٰے فرماتا ہے یستبدل قوماً غیرکم یعنی ہم ایسے لوگوں کو جو ہمارے فرائض کو ادا نہیں کرتے۔ تباہ کر کے دوسروں کو ان کی جگہ کھڑا کر دیا کرتے ہیں۔ دیکھو

انسان اور جمادات

میں بھی فرق ہوتا ہے۔ انسان کے دل میں بھی کبھی آگ ہوتی ہے۔ اور دھاتوں کو بھی آگ دی جاتی ہے۔ دونو کو آگ ملتی ہے۔ مگر لوہا صرف تھوڑی دیر گرم رہتا ہے۔ اور اسی وقت اسے کوٹا جا سکتا ہے۔ جب وہ گرم ہو لیکن

مومن انسان کا دل

کبھی ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ مومن اور غیر مومن میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ غیر مومن جمادات کی طرح خاص موقعوں پر گرم ہوتے ہیں۔ اور موقعہ کی تاک میں رہتے ہیں۔ لیکن مومن کے لئے ہر وقت موقعہ ہوتا ہے۔

جوش کی حالت

میں ہر شخص قربانی کر سکتا ہے۔ ایک منافق جس کی بزدلی کا ذکر خاص طور پر اللہ تعالٰے نے کیا ہے۔ اس کو ماں بہن کی گالی اگر کوئی دے۔ تو وہ بھی مرنے مارنے پر تیار ہو جائے گا۔ میں کسی مومن کو یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ منافق کو گالی دے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر منافق کو جو بزدل ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص گالی دے۔ تو وہ بزدل ہونے کے باوجود اس سے لڑ پڑے گا۔ ہمارے ملک میں مثل مشہور ہے کہ ایڑی کے نیچے آیا ہوا کیڑا بھی کاٹ لیتا ہے۔ پس یہ کوئی بہادری نہیں۔ کہ کسی وقت ایڑی کے نیچے آ جانے کی وجہ سے تم کاٹ لو۔ اس سے صرف یہ ثابت ہوگا۔ کہ تمہاری غیرت کیڑے جتنی ہے۔ مگر

مومن کی غیرت

ایسی نہیں ہوتی۔ مومن کی غیرت پہاڑوں کو ہلا دیتی ہے۔ وہ جن باتوں پر غیرت کھاتا ہے انہیں کبھی نہیں بھلاتا۔ اگر بعد میں آنے والے مسلمان وہی غیرت رکھتے۔ جو صحابہ کرام رضؓ میں تھی۔ تو کیا یہ کبھی ممکن تھا۔ کہ آج غیر مذاہب دنیا میں موجود ہوتے۔ لوگ کہتے ہیں مسلمان دیوانے ہیں۔ جہاں ان کی حکومت پہونچی۔ وہاں انہوں نے اسلام کو

تلوار کے زور سے

پھیلایا۔ ہم اس الزام کو بالکل غلط سمجھتے ہیں ہمیں تو الٹا یہ شکوہ ہے کہ مسلمانوں کے اندر دیوانوں کی طرح

اسلام کو پھیلانے کا جوش

نہ رہا۔ کاش جو جوش صحابہ میں یا ان کے بعد قریب کے زمانہ کے مسلمانوں میں تھا۔ وہ بعد میں آنے والوں میں بھی ہوتا۔ اگر ایسا ہوتا تو آج اسلام اس طرح غریب الوطنی کی حالت میں نہ ہوتا۔ کیا یہ

عجیب بات

نہیں۔ کہ وہ مذہب جس نے ساری دنیا کو فتح کیا۔ اور ساری دنیا پر حکومت کی جس کے بادشاہوں کے سامنے دوسرے بادشاہ عاجزانہ حیثیت میں پیش ہوتے تھے۔ ملکہ الزبتھ کے زمانہ میں انگلستان پر سپین نے حملہ کیا۔ تو باوجودیکہ اس زمانہ میں مسلمانوں کی طاقت مٹ چکی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملکہ الزبتھ نے ترکوں کو لکھا کہ میں نے سنا ہے۔ مسلمان

عورت کی عزت کی حفاظت

کرتے ہیں۔ میں ایک عورت ہوں۔ اور اہل سپین نے مجھ پر حملہ کر دیا ہے۔ کیا ترک میری مدد نہ کریں گے۔ جس زمانہ میں بغداد کی خلافت قریباً مٹ چکی تھی۔ اور طوائف الملوکی پھیلی ہوئی تھی۔ اس زمانہ میں فلسطین کے علاقہ میں جہاں عیسائی صلیبی جنگیں کرنے والوں نے قبضہ کیا ہوا تھا۔ ایک مسلمان عورت پر بعض عیسائیوں نے حملہ کیا۔ اور دست درازی کرنے لگے۔ جب اس کے کپڑے اتار کر اسے ننگا کرنے لگے۔ تو اس نے آواز دی۔ کہ کوئی ہے جو بغداد کے خلیفہ کو یہ اطلاع دے۔ کہ اس طرح

ایک مسلم عورت کی بے حرمتی

کی جا رہی ہے۔ اس وقت خلافت صرف بغداد تک محدود تھی۔ سب ریاستیں آزاد ہو چکی تھیں۔ کسی قافلہ والے نے جس نے عورت کی یہ آواز سنی تھی۔ بغداد پہونچ کر برسبیل تذکرہ کسی سے اس کا ذکر کیا۔ کسی نے جا کر خلیفہ سے بھی اس کا ذکر کر دیا۔ اس زمانہ میں

عباسی خلیفہ

بالکل شاہ شطرنج کی حیثیت رکھتا تھا۔ مگر اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جب اس نے یہ بات سنی۔ تو اسے اس قدر غیرت آئی۔ کہ تلوار نکال کر تخت سے کود پڑا۔ اور چلایا کہ میں تمہاری امداد کو ابھی آتا ہوں۔ ابھی آتا ہوں۔ چونکہ عباسی خاندان عرصہ سے حکومت کر رہا تھا۔ اس لئے ان کا آزاد ریاستوں پر بھی ایسا اثر تھا۔ کہ خلیفۂ بغداد کے اس اعلان سے ایک آگ لگ گئی۔ اور سب خلیفۂ بغداد کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ اور اس وقت تک آرام نہیں کیا جب تک اس عورت کو چھڑا کر نہیں لائے۔ مگر

آج کیا ہے

ایک معمولی عورت کا تو ذکر ہی نہیں۔ ایک معزز ترین عورت کو بھی جانے دو۔ سب مسلمان عورتوں کی عزت کے سوال کو بھی جانے دو۔ ان سب سے زیادہ معزز اور مکرم اور

مسلمانوں کی محبت کا مرکز

جس کی عزت پر سب عزتیں قربان ہیں

یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ کی عزت کو لے لو۔ اس سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ آج کھلے بندوں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت پر حملے کئے جاتے ہیں۔ مگر کوئی مسلمان نہیں۔ جو ان حملوں کو دور کر سکے۔ وہ

خون کے آنسو

روتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق گالیاں سنکر ان کے دل جل جاتے ہیں۔ مگر ان کے ہاتھ اور ان کے جسم مفلوج ہیں۔ وہ کچھ نہیں کرسکتے۔ کیونکہ ان کی کمزوریوں کی وجہ سے اللہ تعالے نے ان سے قوت عملیہ چھین لی ہے۔ یہ حالت جو آج اسلام کی ہے۔ اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ اور سوائے اللہ تعالے کے کون اس کا علاج کرسکتا ہے۔ اس سے زیادہ تکلیف دہ نظارہ دنیا میں اور کیا ہو سکتا ہے بچپن میں ہم ایک واقعہ کتابوں میں پڑھتے تھے۔ اور اسے پڑھ کر

آنکھوں میں آنسو

آجاتے تھے۔ مگر اس واقعہ کو اس نظارہ سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ بیسیوں نے آپ لوگوں میں سے اس واقعہ کو پڑھا ہوگا۔ اور اس پر آنسو بہائے ہونگے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ رونے کی بات تو اسلام کی موجودہ حالت ہے۔ باقی سب اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ وہ

سید انشا کا واقعہ

ہے۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ ان کی عزت اس قدر تھی۔ کہ لکھنؤ کے بادشاہ اور رؤساء کے ہاتھی آکر ان کے دروازہ پر کھڑے رہتے تھے۔ اور جب وہ دربار میں جاتے۔ تو ایسے ناز سے بیٹھتے۔ کہ دیکھنے والے سمجھتے ہیں ادبی کر رہے ہیں۔ ان کے ایک دوست کہتے ہیں کہ میں نے ان کے عروج کا یہ زمانہ دیکھا۔ اس کے لمبے عرصہ بعد پھر میں ایک بار لکھنؤ آیا

ایک مشاعرہ

تھا۔ میں بھی وہاں پہونچا۔ اور دیکھا۔ کہ ایک گدڑی پوش نہایت خستہ حالت میں مجلس میں آیا۔ اور جوتیوں میں بیٹھ گیا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ کہ قبلہ آگے آئیے۔ اس طرح ہوتے ہوتے ان کی آمد کی اطلاع صدر نشین نوابوں اور رئیسوں تک پہونچی۔ اور لوگ انہیں کھینچ کر صدر تک لے آئے۔ وہ صاحب کہتے ہیں میں نے ایک دوست سے پوچھا۔ کہ یہ صاحب کون ہیں۔ تو اس نے بتایا۔ کہ یہ وہی تمہارے پرانے دوست انشار اللہ ہیں۔ اور [illegible] ہیں۔ میں بہت حیران ہوا۔ اور پوچھا۔ کہ ان کی یہ حالت۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ جب سے

بادشاہ کی نظر پھری

ہے۔ یہ حالت ہو گئی ہے۔ سید صاحب نے اپنی غزل پڑھی۔ اور اسے وہیں پھینک کر ربودگی کی حالت میں چلے گئے۔ اس پر میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ان کے مکان پر گیا۔ وہاں ہاتھی تو کجا۔ اب کوئی دربان بھی نہ تھا۔ میں نے آواز دی۔ کہ کیا میں آسکتا ہوں۔ اس پر اندر سے آواز آئی۔ کہ بھائی تمہیں کون جواب دے۔ میں بھی تمہاری بہن ہی ہوں۔ آجاؤ۔ یہ

سید انشار اللہ کی بیوی

تھیں۔ میں اندر گیا۔ تو سید انشار کو ریت کے ایک تودہ پر سر رکھ کر لیٹے ہوئے پایا۔ نیچے ایک پھٹی ہوئی دری بچھی تھی۔ یہ کس قدر

عبرت کا مقام

ہے۔

مگر کیا اسلام کی حالت آج اس سے کم عبرت ناک ہے۔ سید انشار اللہ خان کی عزت کیا تھی۔ لکھنؤ کے ایک بادشاہ کی دی ہوئی عزت تھی۔ مگر اسلام تو ساری دنیا کی بادشاہتوں پر غالب آگیا تھا۔ اور سب دنیا پر چھا گیا تھا۔ پھر انشار کا اس حالت میں بھی کوئی گھر تو تھا۔ اور انہیں گالیاں تو نہیں دی جاتی تھیں۔ مگر آج اسلام کا کوئی گھر نہیں۔ اور ہمارے آقا و سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تو علے الاعلان گالیاں دی جاتی ہیں۔ مگر مسلمانوں میں طاقت نہیں۔ کہ اس کا ازالہ کر سکیں۔ اس حالت کا علاج ایک ہی صورت میں ممکن تھا۔ کہ خدا تعالےٰ پھر ایک آواز آسمان سے اٹھائے۔ جو پھر

اسلام کی عزت

قائم کرے۔ پس جب اللہ تعالےٰ نے دیکھا کہ امت محمدیہ کے دل اور ہاتھ مفلوج ہو چکے ہیں۔ اور ان کے اندر عشق کی آگ نہیں رہی۔ تو اس نے اپنا مامور بھیجا [illegible] غیرت مسلمانوں کے اندر پیدا کرے۔ عارضی غیرت بھی دنیا میں بڑے بڑے کام کرا لیتی ہے۔ جیسے

بغداد کے برائے نام بادشاہ

سے کرا دیا۔ مگر یہ غیرت ایمان کی علامت نہیں۔ اگر ایمانی غیرت ہوتی۔ تو اسلام کے دن اسی وقت پھر جاتے۔ مگر انہوں نے عورت کو چھڑایا۔ اور پھر سو گئے۔ ایسی عارضی غیرت سے اسلام زندہ نہیں ہو سکتا اسلام اس غیرت سے زندہ ہوتا ہے۔ جو کبھی مٹ نہ سکے۔ اس آگ سے زندہ ہو سکتا ہے۔ جو کبھی سرد نہ ہو سکے۔ جب تک کہ

سارے جہان کو جلا کر راکھ

نہ کر دے۔ اس زخمی دل سے ہو سکتا ہے جو کبھی اندمال نہ پائے۔ اسے وہ دیوانہ زندہ کر سکتا ہے۔ جس کی دیوانگی پر ہزار فرزانگیاں قربان کی جاسکیں۔ یہی دیوانگی پیدا کرنے کے لئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیا میں تشریف لائے۔ اور اسی روح کو آپ کی زندگی میں ہم نے مشاہدہ کیا۔ آپ کے اندر سوتے۔ جاگتے۔ اٹھتے۔ بیٹھتے۔ کھاتے پیتے۔ چلتے پھرتے ہم نے دیکھا۔ کہ ایک آگ تھی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت

کو دنیا میں دوبارہ قائم کیا جاسکے۔ آج نادان اعتراض کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کی۔ مگر ہمیں معلوم ہے۔ کہ آپ کو کس طرح ہر وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت قائم کرنے کی دھن لگی رہتی تھی۔ مجھے

ایک بات

یاد ہے۔ جو گو اس وقت تو مجھے بُری ہی لگی تھی۔ مگر آج اس میں بھی ایک لذت محسوس کرتا ہوں۔ ہمارے بڑے بھائی میرزا سلطان احمد صاحب مرحوم ایک دفعہ باہر سے یہاں آئے۔ ابھی تک انہوں نے بیعت کا اعلان نہیں کیا تھا۔ میں ان سے ملنے گیا میرے بیٹے [illegible] اس زمانہ میں توہین مذاہب کے قانون کا مسودہ تیار ہو رہا تھا۔ اس سے بات چل پڑی۔ تو مرزا سلطان احمد صاحب کہنے لگے۔ اچھا ہوا۔ بڑے مرزا صاحب فوت ہو گئے۔ (وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بڑے مرزا صاحب کہا کرتے تھے) ورنہ سب سے پہلے وہ جیل میں جاتے۔ کیونکہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کو برداشت نہیں کرنا تھا۔ اس وقت تو یہ بات مجھے بری لگی۔ کیونکہ اس میں بے ادبی کا پہلو تھا۔ مگر اس سے اس محبت کا اظہار ضرور ہوتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھی تو ہم نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی

کو دیکھا۔ آپ ایک آگ میں کھڑے تھے وہی آگ آپ نے ورثہ میں ہمیں دی ہے اور جس احمدی میں وہ آگ نہیں۔ وہ آپ کا صحیح روحانی بیٹا نہیں۔

میں کہہ رہا تھا۔ کہ ایک سال کا عرصہ ہوا یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی گئیں۔ اور کہا گیا۔ کہ فرعونی حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے گا۔ گالیاں تو آپ کو ہمیشہ ہی دی جاتی ہیں۔ مگر یہ آواز قادیان میں

سخت گستاخی

اور دل آزار طریق پر اٹھائی گئی۔ ہمارے کانوں نے اسے سُنا۔ اور ہمارے دلوں کو اس نے زخمی کر دیا۔ اور

جماعت میں ایک عام جوش

اور اس کے نتیجہ میں کام کرنے کا ایک عام ولولہ پیدا ہو گیا۔ مگر میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا وہ زخم ابھی تک ہرا ہے۔ یا مندمل ہو رہا ہے۔ جس کا زخم مندمل ہو رہا ہے۔ وہ سمجھ لے۔ کہ وہ اس ایمان کو نہیں پا سکا۔ جو کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ لیکن اگر آج بھی ہرا ہے۔ آج بھی تم قربانی کے لئے اسی طرح تیار ہو۔ آج بھی اپنی گردن آستانہ الٰہی پر [illegible] تمہارے اندر ایمان موجود ہے۔ اچھی طرح یاد رکھو کہ

ایمان جنون اور موت ایک ہی چیز ہے

سوائے اس کے کہ دنیوی جنون میں عقل ماری جاتی ہے۔ اور صحیح مذہبی جنون میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔

پس اپنے دلوں کو ٹٹولو اور دیکھو کہ تمہارے دل کی آگ کی وہ حالت تو نہیں جو لوہے کی ہوتی ہے۔ جب اسے آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ جب اسے آگ سے نکالا جائے تو سرد ہو جاتا ہے۔

خدا کی محبت کی آگ

ایسی نہیں۔ کہ اس کے بغیر ایمان قائم رہ سکے اس آگ میں مومن کا دل ہر وقت پگھلا رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے ہماری مدد کر کے بہت سی باتیں دور کر دی ہیں۔ اسی مقام قادیان میں گو حقیقتاً اس کی زمین میں نہیں۔ ایک سال ہوا۔ کہ

احرار اصحاب فیل کی طرح آئے

اور ان کے صدر نے اعلان کیا۔ کہ فرعونی تخت الٹ دیا جائے گا۔ لیکن تمہاری کوشش اور محنت کے بغیر آج کہاں ہے۔ وہ تخت جن بیٹھکر جماعت کے متعلق یہ الفاظ کہے گئے تھے۔ میں نے کئی دفعہ سنایا ہے۔ اور آپ لوگوں کو اچھی طرح یاد ہو گا۔ کہ ایک دفعہ یہود نے ایران کے بادشاہ کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف خوب بھڑکایا اور کہا کہ یہ شخص اپنی حکومت قائم کر رہا ہے جس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ

عرب میں ایرانی مقبوضات

آپ کے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ بادشاہ ظالم تھا۔ اس نے بغیر تحقیقات کے

یمن کے گورنر کو خط

لکھا۔ کہ عرب کے جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اسے گرفتار کر کے ہمارے پاس بھیجدو۔ گورنر یمن نے اپنے چند آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی [illegible] بھیج دیئے۔ اور کہلا بھیجا۔ کہ بے شک یہ حکم ظالمانہ ہے۔ اور آپ نے کوئی ایسی حرکت نہیں کی۔ کہ جس سے

شاہ ایران کو غصہ

پیدا ہوا۔ لیکن چونکہ وہ طاقتور بادشاہ ہے اس لئے آپ کی طرف سے انکار کی صورت میں وہ عرب کو تاخت و تاراج کر دے گا۔ آپ آ جائیں۔ اور میں سفارش کر دوں گا۔ کہ آپ سے کوئی بدسلوکی نہ ہو۔ جب یہ قاصد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور یہ پیغام دیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اچھا ہم کل جواب دیں گے دوسرے دن وہ پھر

جواب کے لئے

گئے۔ مگر آپ نے پھر اگلے روز جواب دینے کو فرمایا۔ اور اگلے روز پھر فرمایا۔ کہ کل جواب دیں گے۔ اس طرح جب

تین راتیں گزر گئیں

تو ان قاصدوں نے کہا کہ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ اس طرح ٹال مٹول نہ کریں۔ گورنر یمن نے آپ کی سفارش کا وعدہ کر لیا ہے۔ ورنہ اگر شاہ ایران کو غصہ آ گیا۔ تو عرب کی حیثیت ہی کیا ہے۔ وہ اسے بالکل تباہ کر دے گا۔ اس پر آپ نے فرمایا سنو اپنے گورنر سے جا کر کہدو۔ کہ

میرے خدا نے تمہارے خدا کو آج رات مار دیا ہے

انہوں نے اسے نعوذ باللہ مجذوب کی بڑ سمجھا۔ اور خیر خواہی کے طور پر پھر نصیحت شروع کی۔ مگر آپ نے فرمایا کہ تم جا کر یہ بات کہہ دو۔ گورنر یمن سے جا کر اس کے نمائندوں نے جب یہ بات کہی۔ تو اس نے کہا۔ کہ یہ شخص یا تو مجنون ہے یا نبی ہے۔ بہرحال میں انتظار کروں گا۔ چند روز کے بعد ایران کا ایک جہاز بندرگاہ پر آیا۔ جس میں سے ایک

شاہی پیغامبر

اترا۔ اور بادشاہ کا خط گورنر کو دیا۔ جس کی مہر دیکھتے ہی اس نے کہا کہ مدینہ والے شخص کی بات سچی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس پر مہر ایک دوسرے بادشاہ کی تھی۔ خط کو کھولا۔ تو اس میں لکھا تھا کہ اپنے باپ کی

ظالمانہ حرکات

کو دیکھ کر اور یہ دیکھ کر کہ وہ ملک کی حالت کو خراب کر رہا ہے۔ فلاں رات ہم نے اسے قتل کر دیا ہے۔ اب ہم بادشاہ ہیں۔ اس لئے ہماری اطاعت کرو۔ اور ہمارے باپ نے عرب کے ایک مدعی نبوت کے متعلق ایسا ظالمانہ حکم دیا تھا۔ اسے بھی ہم منسوخ کرتے ہیں۔ کیا خدا نے بالکل اسی طرح یہاں نہیں کیا۔ وہی لوگ جو اصحاب فیل کی طرح یہاں آئے تھے۔ اور کہہ رہے تھے۔ کہ

فرعونی تخت الٹنے

آئے ہیں۔ جاؤ ان سے کہدو کہ ہمارے خدا نے تمہارے تخت کو الٹ دیا ہے۔ آج تمہارے اپنے بھائی تمہیں گالیاں دیتے اور تم پر پھٹکار ڈال رہے ہیں۔ انہی کے ہاتھ سے اللہ تعالےٰ نے تمہیں ذلیل کرا دیا ہے۔ جیسے کہ کسی شاعر نے کہا ہے کہ

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مگر یہ جو کچھ ہوا تمہاری وجہ سے نہیں ہوا اور نہ ہی اس سے تمہیں یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ

حملہ میں کمی

آ گئی ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے مخالفتوں کے طوفان یکدم نہیں آیا کرتے بلکہ

طوفان کے ہر جھونکے کے بعد

وقفہ ہوتا ہے۔ اگر تم سمجھتے ہو۔ کہ یہ خدا کے کام ہیں۔ تو چاہیئے کہ اپنے اخلاص اور قربانی میں ترقی کرو۔ اور آگے بڑھو۔ جنہوں نے پہلے کوئی کمی کی ہے۔ وہ اسے پورا کریں۔ اور جنہوں نے پہلے پورا کیا ہے۔ وہ اضافہ کریں۔ اور اس وقت تک چین نہ لیں۔ جب تک خدا کا وعدہ پورا نہ ہو۔ اور یہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ کہ

خدا کا وعدہ

تم میں سے اکثر کی زندگیوں میں پورا ہونیوالا نہیں۔ اللہ تعالےٰ کا وہ وعدہ یہ ہے۔ کہ اسلام سب دنیا میں پھیل جائے گا۔

سب حکومتیں اسلامی

ہوں گی۔ اور غیر مسلم اس طرح دنیا میں رہ جائینگے جس طرح آج چھوٹی غیر متمدن اقوام مثلاً گونڈ بھیل وغیرہ ہیں۔ ان عظیم الشان تغیرات کے لئے کہ کفر کو ایمان سے نفاق کو جرأت سے جہالت کو علم سے اور بد دیانتی کو دیانت سے بدل دیا جائے۔ ایک لمبے عرصہ اور

متواتر قربانیوں کی ضرورت

ہے۔ دلائل سے دلوں میں اسلام کی عظمت قائم کرنا کوئی معمولی کام نہیں۔ اور یہ کام

ایک نسل سے

نہیں ہو سکتا۔ تمہارے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ اس کی بنیاد رکھوا رہا ہے۔ اور اصل عزت اس وقت قبول کرنے والوں کی ہوتی ہے جب لوگ قبول کرنے سے ڈرتے ہیں دنیا میں قاعدہ ہے کہ جو لوگ

تجارتی کمپنیاں

جاری کرتے ہیں۔ ان کو زیادہ حقوق دیئے جاتے ہیں۔ اور بعض کمپنیاں تو کام شروع کرنے والوں کو چند ماہ کی کوشش کے صلہ میں

لاکھوں کے حصے مفت

دے دیتی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اس وقت

کام میں ہاتھ ڈالا۔ جب لوگ گھاٹے سے ڈرتے تھے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کی نظر میں بھی تمہاری وقعت زیادہ ہے مگر ضرورت ہے۔ کہ تمہاری قربانیاں مسلسل ہوں۔

جھٹکے والی قربانی

نہ ہو۔ ایسی قربانیاں تو ادنےٰ درجہ کا کیڑا اور جاہل انسان بھی کر لیتا ہے۔ مومن کا یہ کام ہے۔ کہ وُہ رات دن ایک دھن کے ماتحت چلتا جاتا ہے۔ مخالفت ہو۔ یا نہ ہو۔ وُہ اپنے کام کو نہیں بھولتا۔ یہ چیز تمہارے اندر ہونی چاہیئے۔ اور تمہیں دم نہیں لینا چاہیئے۔ جب تک کہ

فتح نصیب

نہ ہو۔ جس کے متعلق میں نے بتایا ہے کہ تم میں سے اکثر کی زندگی میں نہیں ہوگی۔ گویا اس دُنیا میں ہمارے لئے

آرام کا کوئی مقام نہیں

ہم اپنے بوجھ اپنے آقا کے دربار میں جا کر ہی اتاریں گے۔ اور جو یہاں اتارنا چاہتا ہے۔ اسے اس میدان میں قدم رکھنے کی ضرورت ہی نہیں ؛

اس ضمن میں ایک اور بات بھی قابلِ ذکر ہے۔ اس طوفان کے زمانہ میں

حکومت کے بعض افسروں کی جہالت

کی وجہ سے حکومت بھی ہماری مخالفت پر کمربستہ ہوگئی تھی۔ اور بعض افسروں کو جس طرح کسی کو کھجلی ہوتی ہے۔ کوئی خیال پیدا ہوا۔ اور وُہ خواہ مخواہ

ایک وفادار جماعت کے خلاف شرارتیں

کرنے لگے۔ اب حکومت کے رویہ میں اگرچہ ایک

نیک تغیر

دیکھتا ہوں۔ مگر یہ تغیر ابھی تک حقیقت کو نہیں پہونچا۔ حکومت محسوس کرتی ہے کہ ماتحتوں نے غلطیاں کی ہیں۔ مگر وہ کوئی گرفت نہیں کرنا چاہتی۔ حالانکہ

دیانتداری کا تقاضا

ہے۔ کہ ایسے افسروں کو سزا دی جائے جن سے قصور ہُوا ہو۔ حکومت کی عزت اسی میں ہے۔ بہرحال حکومت نے غلطی کی۔ اور میں کہوں گا۔ اب تک غلطی کر رہی ہے۔ کیونکہ جن افسروں نے سلسلۂ احمدیہ کے وقار کو مٹانے کے لئے کارروائیاں کیں۔ ان کے خلاف وُہ کوئی کارروائی نہیں کر رہی احرار نے سمجھا تھا۔ کہ یہ بھی شاید کوئی

روپیہ بٹورنے والی جماعت

ہے۔ اور ہماری طرح اس کے بھی بعض لیڈر ہوں گے۔ اور حکومت نے بھی خیال کیا۔ کہ یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ اس کے

حقوق کی نگہداشت

کی کیا ضرورت ہے۔ مگر ہم نے احرار کو بھی کچھ نہیں کہا۔ خدا نے ہی ان کو سزا دی ہے اور اگر حکومت اپنے ان افسروں کو سزا نہیں دے گی۔ تو خدا تعالےٰ ان افسروں کو سزا دے گا۔ بے شک

برطانوی حکومت کا ہاتھ

بہت وسیع ہے۔ مگر ہمارے خدا کا ہاتھ اس سے بہت زیادہ وسیع ہے۔ حکومت یہ مت خیال کرے۔ کہ ان معاملات کو دبایا اور ہمیں ڈرایا جا سکتا ہے۔ یا لالچ دی جا سکتی ہے

ہتک ہماری نہیں بلکہ خدا کے سلسلہ کی

کی گئی ہے۔ اور جو کام ہم نہیں کر سکتے اسے ہمارا خدا کر سکتا ہے۔ اس لئے ہم نہ قتل سے ڈرتے ہیں۔ نہ پھانسی سے اور نہ دیگر سزاؤں سے۔ حکومت یہ خیال بھی نہ کرے۔ کہ لمبے عرصہ کے بعد ہم ان باتوں کو بھول جائیں گے۔ ہمارے دلوں میں بغض نہیں۔ مگر ہمارا خدا اپنے دین۔ اور اپنی جماعت کی ہتک کو توبہ کے بغیر معاف نہیں کیا کرتا۔ ہم حکومت کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور یہ چیز ہمارے مذہب کی تعلیم کے خلاف ہے۔ لیکن

خدا کی غیرت

بھی وہیں جوش میں آیا کرتی ہے۔ جب وہ بندے کے ہاتھ باندھ دیتا ہے۔ جہاں وُہ خود

مقابلہ کی اجازت

دیتا ہے۔ وہاں خود چپ رہتا ہے۔ لیکن جب ہاتھ روکتا ہے۔ تو پھر خود اس کا انتقام لیتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک دفعہ کسی مجلس میں بیٹھے تھے حضرت ابوبکر بھی تھے۔ کہ ایک شخص آیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی موجودگی میں

حضرت ابوبکرؓ کو گالیاں

دینے لگا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت ابوبکرؓ کو بھی غصہ آگیا۔ اور انہوں نے کوئی جواب دیا۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ ابوبکرؓ جب تک تم خاموش تھے۔ خدا کہہ رہا تھا۔ کہ یہ میرا بندہ مظلوم ہے۔ اب تم نے اس کی زبان روکی ہوئی ہے۔ اس لئے

فرشتے جواب دے رہے تھے

مگر اب تم بولے۔ تو فرشتے خاموش ہو گئے۔ تو جہاں خدا بندے کو روکتا ہے۔ وہاں خود انتقام لیتا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ حکومت کے بعض افسر دہریہ ہوں۔ یا بعض دہریہ تو نہ ہوں۔ مگر زندہ خدا کے قائل نہ ہوں۔ یا بعض

زندہ خدا کے قائل

تو ہوں۔ مگر یہ نہ مانتے ہوں۔ کہ اس کا اسلام سے تعلق ہے۔ یا بعض اس کا تعلق اسلام سے تو سمجھتے ہوں۔ مگر یہ نہ مانتے ہوں۔ کہ آج احمدیت ہی

اسلام کا صحیح نقشہ

پیش کر رہی ہے۔ لیکن ان کے ان خیالات سے خدا کی قدرتوں میں فرق نہیں آسکتا اس کی قدرتیں ظاہر ہوں گی۔ اور ضرور ہونگی میں خدا تعالےٰ کے فضل سے محتاج نہیں۔ اور مجھے اس امر کی حاجت نہیں۔ کہ حکومت میرا بدلہ لے۔ لیکن میں یہ بات خود حکومت کے فائدہ کے طور پر کہتا ہوں کہ اسے اپنے اس

رویہ میں تبدیلی

کرنی چاہیئے۔ ہمارے تعلقات اس سے دوستانہ رہے ہیں۔ اور اب بھی ہم رکھنا چاہتے ہیں اس لئے بحیثیت ایک ایسے شخص کے جس نے خدا کی زندہ قدرتوں کا مشاہدہ کیا۔ جس نے خدا کی مالکیت کا مشاہدہ کیا۔ اس کی ملوکیت کا مشاہدہ کیا۔ حکومت کی خیر خواہی کی غرض سے یہ کہتا ہوں۔ کہ حکومتیں تبھی تک قائم رہ سکتی ہیں۔ جب تک ان کی بنیاد تقوےٰ اور خشیۃ اللہ پر ہو۔ مذہب اور چیز ہے۔ اور خشیۃ اللہ اور چیز۔ عیسائی یہودی سکھ اور ہندو بھی خدا سے ڈر سکتا ہے۔

حکومت کو بھی چاہیئے کہ خدا سے ڈرے

کہ اسی میں اس کی کامیابی ہے۔ اور اسے چھوڑنے میں اس کے لئے سراسر ضرر ہے جن افسروں نے

جماعت احمدیہ کے وقار کو توڑنے کی کوشش

کی۔ ان کو گرفت کرنی ضروری ہے۔ بے شک حکومت کہتی ہے۔ کہ اس طرح اس کا پرسٹیج قائم نہیں رہ سکتا۔ مگر اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اس سے

ایک بالا حکومت کے پرسٹیج کا سوال

بھی اب پیدا ہو چکا ہے۔ اور غور طلب امر یہ ہے۔ کہ اگر حکومت کو باوجود اپنے افسروں کے غلطی پر ہونے کے ان کے پرسٹیج کا خیال ہے۔ تو کیا ہمارے خدا کو اپنے خادموں کے پرسٹیج کا باوجود ان کے حق پر ہونے کے خیال نہ ہوگا۔ ہوگا۔ اور ضرور ہوگا۔ ان افسروں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ وہ سال بھر کی لگاتار کوشش کے باوجود ہمیں

بغاوت کی طرف مائل

نہیں کر سکے۔ ہم آج بھی حکومت کے ویسے ہی وفادار ہیں۔ جیسے کہ پہلے تھے۔ اور آئندہ بھی ہم کبھی قانون شکنی نہیں کریں گے۔ مگر معاملہ ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جو تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ میں حکومت کے رویہ میں

ایک نیک تغیر

محسوس تو کرتا ہوں۔ مگر ایسے ہی وقتوں میں انصاف کرنا۔ اور

غلطی کا ازالہ کرنا

ضروری ہوتا ہے۔ تا خدا کے فضل کا وارث بنا جا سکے۔ اللہ تعالےٰ نے حکومت کو ایک رنگ میں تنبیہ بھی کی ہے۔ جس طرح کہ احرار کو کی ہے۔ مسجد شہید گنج کا جو قضیہ ہوا ہے وہ ایک نشان ہے احرار اور حکومت کے لئے۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ احرار جو کانگرسی ہیں۔ اور حکومت جس کے فوائد ان کے خلاف ہیں۔ وہ دونوں

ایک ہی سوال کے متعلق

تشویش میں پڑ جاتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں ابھی یہ سوال دبا نہیں۔ ابھی چند روز ہوئے لاہور میں ایک مسلمان نے ایک سکھ کو ہلاک کر دیا۔ اور بعض ہندوؤں سکھوں کو زخمی کیا لوگ کہتے ہیں وہ مجنون تھا۔ میں کہتا ہوں اچھا یونہی سہی۔ لیکن اگر

دلوں میں منافرت

نہیں ہے۔ تو جنون میں اسے یہ خیال کیوں آیا کہ سکھوں اور ہندوؤں کو ہی ماروں۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ ہوش کے وقت اس کے خیالات ہندوؤں اور سکھوں کے متعلق ایسے پراگندہ تھے۔ کہ جنون میں بھی یہی خیال قائم رہا۔ اور بھی بعض ایسے حالات موجود ہیں۔ اور پیدا ابھی ہو رہے ہیں۔ ہمیں ان حالات میں

حکومت سے ہمدردی

ہے۔ مگر ہم یہ بھی سمجھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ حکومت کو تنبیہ ہے۔ وہ بتانا چاہتا ہے۔ کہ تم میرے نمائندے ہو۔ اس لئے چاہیئے کہ میری طرح انصاف کرو۔ پس یہ دونوں باتیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ اس نے دونوں کو تنبیہ کی ہے۔ اگر وہ اس سے فائدہ اٹھائیں تو بہتر ہے۔ ورنہ خدا کا ہاتھ بہت وسیع ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم نے ان مخالف حالات کو جو ہمارے نقصان کے لئے پیدا ہو رہے تھے۔ بدلنے کے لئے کچھ نہیں کیا۔ ہماری قربانیاں کچھ نہیں ہیں۔ اس لئے میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ آئندہ خطبات میں میں اپنی

سکیم کی وضاحت

کروں گا۔ اور اسے چاہیئے کہ مزید قربانیوں کے لئے تیار رہے۔ اور اب یہ خیال دل سے نکال دے۔ کہ ہم کسی جگہ ٹھہریں گے۔ تین سال تو

پہلا قدم

ہے۔ بعض لوگوں نے مجھے کہا ہے۔ کہ اس تحریک کو اب بند کر دیا جائے۔ کیونکہ چندوں پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں آگے چل کر بتاؤں گا۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کمزوری دکھانے والا یا ٹھہرنے والا خدا تعالےٰ کی راہ پر چلنے کے قابل نہیں میں نے آج تک کسی کو جا کر نہیں کہا۔ کہ آؤ اور میری بیعت کرو۔ بلکہ میرے سامنے اگر کوئی کسی کو ایسا کہے۔ تو میں اسے روکتا ہوں۔ تا وہی آگے آئے۔ جو خود جان دینے کو تیار ہو۔ اس لئے مجھے کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ تم نے ہمیں کس مصیبت میں پھنسا دیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی لکھا ہے کہ

میرا رستہ پھولوں کی سیج کا نہیں

بلکہ پُرخار ہے۔ جو ڈرتا ہے وہ آگے نہ آئے پس قربانیوں کے مطالبات اب زیادہ ہونگے کم نہیں۔ جو خیال کرتا ہے۔ کہ اب سال ختم ہو گیا۔ یہ بھی ختم ہو جانی چاہئیں۔ اس کے اندر ایمان نہیں۔ میرے ساتھ اب وہی چلیں گے۔ جو یہ

مستقل ارادہ

رکھتے ہوں گے۔ کہ ہم نے اب سانس نہیں لینا۔ اب ہم خدا کے قدموں میں ہی مریں گے اور جان دیں گے۔ جب تک عشق کی وہ گولی نہ کھائی جائے۔ جو اللہ تعالےٰ کے دربار میں پہونچا دے۔ اس وقت تک کوئی زندگی نہیں۔ جو میرے ساتھ نہیں آتا۔ اس پر کوئی افسوس نہیں۔ اگر تم سب کے سب بھی مجھے چھوڑ دو۔ تب بھی خدا

غیب سے سامان

پیدا کر دے گا۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ جو بات خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہی۔ اور جسکا نقشہ اس نے مجھے سمجھا دیا ہے۔ وہ نہ ہو۔ وہ ضرور ہو کر رہے گی۔ خواہ دوست دشمن سب مجھے چھوڑ جائیں۔

خدا خود آسمان سے اترے گا

اور اس مکان کی تعمیر کر کے چھوڑے گا۔

تبلیغ کا شوق رکھنے والوں کے لئے

چار نہایت مفید مشورے

(۱) یہ ایک تجربہ شدہ بات ہے کہ الفضل تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے۔ آپ بھی اس کا تجربہ کریں۔ اور اپنے غیر احمدی احباب رشتہ داروں کے نام جاری کرا کر دیکھیں۔ نتیجہ کس قدر شاندار خوشکن اور معمولی سے خرچ کے مقابلہ میں گراں بہا نکلتا ہے۔

(۲) از راہ شرارت مخالفین ہمارے خلاف آئے دن جو بدگمانیاں اور جھوٹی افواہیں پھیلاتے رہتے ہیں۔ ان کے زہر سے اپنے عزیزوں کو اگر آپ بچانا چاہتے ہیں۔ تو اولین فرصت میں ان کے نام الفضل جاری کرائیں۔

(۳) اگر آپ روزنامہ الفضل اپنے یا اپنے احباب کے نام جاری کرانے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تو صرف چار روپیہ سالانہ کی برائے نام قیمت پر ہفتہ وار خطبہ نمبر کے حاصل کرنے سے تو محروم نہ رہیں۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ اس کا مطالعہ بے حد مفید ثابت ہو گا۔

(۴) جو مقامات آپ کے زیر تبلیغ ہیں۔ یا جہاں آپ کے علم میں تا حال سلسلہ کی تبلیغ کا کوئی انتظام نہیں۔ آپ تھوڑی سی قربانی کر کے الفضل جاری کر دیں۔

یہ سب تجربہ شدہ باتیں ہیں۔ ان پر عمل کر کے آپ بہت بڑے اجر کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ منیجر

قابلِ توجہ ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے

نہایت رنج اور قلق سے لکھا جاتا ہے۔ کہ جہاں ریلوے مسافروں کے لئے اتنی سہولتیں بہم پہونچائی گئی ہیں۔ وہاں مسلمانوں کے لئے بڑے بڑے اسٹیشنوں پر جو کہ صوبہ بھر میں تجارتی مرکز شمار کئے جاتے ہیں۔ مثلاً لاہور۔ امرتسر۔ جالندھر کوئی مسلمان ٹھیکیدار پان سگریٹ اور پھلوں کا نہیں ہے۔ بلکہ ان سب چیزوں کا ٹھیکہ ہندوؤں کے پاس ہے۔ کیا کوئی مسلمان یہ کام کرنے کے قابل نہیں مل سکتا۔ یا ریلوے افسروں کی مرضی یہی ہے۔ کہ مسلمانوں کو ہندوؤں کے مساوی حقوق نہ دیئے جائیں۔ کیونکہ دفتری نظام کے بڑے بڑے افسر تقریباً سب کے سب ہندو ہیں۔

کیا ہم امید رکھیں کہ ایجنٹ صاحب بہادر تدارک کریں گے یا ہمیں مجبور کیا جائے گا۔ کہ ہم مسلمان ممبروں کو اس بات کے لئے آمادہ کریں۔ کہ وہ کونسل اور اسمبلی میں اس سوال کو اٹھائیں

(ایک نامہ نگار)

اعلان قابلِ توجہ موصیان

بعض دوستوں نے وصیتیں تحریر کر کے بھیج دی ہیں۔ مگر چندہ شرط اول حسب حیثیت اور اعلان وصایا ابھی تک نہیں بھیجا۔ اس وجہ سے ابھی تک نامکمل حالت میں ان کی وصایا پڑی ہیں۔ بذریعہ اعلان ہذا ان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ جلد چندہ شرط اول و اعلان وصایا بھیجدیں۔ تاکہ بعد منظوری سارٹیفیکیٹ جاری کیا جا سکے۔

سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان

قضیہ مسجد شہید گنج میں حکومت اور سکھوں کے رویہ کے متعلق پنجاب کونسل میں جناب پیر اکبر علی صاحب کے اہم سوالات

احرار کے خلاف کوئی چیز شائع کرنے کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مطابع کو ممانعت کی

لاہور ۴ر نومبر ۲ بجے بعد دوپہر پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس کونسل چیمبر میں زیر صدارت آنریبل چودہری سر شہاب الدین منعقد ہوا۔ ممبر کافی تعداد میں موجود تھے۔ آج غیر سرکاری دن تھا۔ سوالات میں اہم سوالات جناب پیر اکبر علی صاحب کے تھے۔ جو شہید گنج ایجی ٹیشن اور تحریک احرار کے متعلق تھے۔

ایک سے زیادہ کرپانوں کا معاملہ

جناب پیر صاحب کے ایک سوال کے جواب میں آنریبل مسٹر بائیڈ نے کہا۔ حکومت نے کوئی ایسی ہدایات جاری نہیں کیں۔ کہ جن سکھوں کے پاس ایک سے زیادہ کرپانیں ہوں۔ انہیں گرفتار کر لیا جائے ۲۳ر اگست کو گوردکے باغ امرتسر میں چند ہزار آدمیوں کا اجتماع ہوا۔ اس میں ان چند سکھوں کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ جنہیں ایک سے زیادہ کرپانیں رکھنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اور ۲۵ر اگست کو سکھوں کا ایک زبردست جلوس امرتسر کے بازاروں میں نکالا گیا۔ جس میں زیادہ تر اصحاب ایسے تھے۔ جو ایک سے زیادہ کرپانیں پہنے ہوئے تھے۔ حکومت نے نہ ہی پہلے ایسی ہدایات جاری کیں۔ اور نہ ہی اس کے بعد ہدایات واپس لیں۔ حکومت نے سکھوں کے ایک سے زیادہ کرپانیں لگانے کو کبھی جرم قرار نہیں دیا۔ اور نہ ہی کوئی قواعد وضع کئے

تلوار کی آزادی

پیر صاحب کے ایک سوال کے جواب میں آنریبل نواب مظفر خاں نے کہا۔ گذشتہ دو سال کے دوران میں سکھوں کے خلاف کرپانوں سے ضربات لگانے کی شکایات پہونچیں اور اس عرصہ میں ۱۸۴ مقدمات بنائے گئے۔ ۶۷۹ آدمیوں کا چالان کیا گیا۔ جن میں سے ۲۰۵ آدمیوں کو مختلف سزائیں ہوئیں۔ مسلمانوں نے بھی مذہب کے حکم کی تعمیل کیلئے اور حفاظت ذاتی کا ہتھیار ہونے کی بناء پر تلوار کا مطالبہ کیا تھا۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا نے اعلان کر دیا۔ اور سب کیلئے تلوار آزاد کر دی۔

شہید گنج ایجی ٹیشن کے اسیر

جناب پیر اکبر علی صاحب کے ایک سوال کے جواب میں آنریبل ممبر خزانہ نے کہا۔ مولوی ظفر علی خان سید حبیب۔ ایم فیروز الدین احمد۔ اور ملک لال خان کے خلاف جو الزامات ہیں۔ ان کا ذکر تفصیل کے ساتھ حکومت کے اس سرکاری اعلان میں کر دیا گیا ہے۔ جو ۱۶ر جولائی کو جاری کیا گیا تھا۔ حکومت کو احساس ہے۔ کہ ان اصحاب کو شہر سے باہر جانے سے مالی نقصان ہونے کا احتمال ہے۔ اس لئے اس احتمالی نقصان کے پیش نظر حکومت نے مولانا ظفر علی خاں اور مولانا سید حبیب کے لئے فی کس ایک سو بیس روپیہ ماہوار اور ملک لال خان اور میاں فیروز دین کے لئے ۷۵ روپیہ ماہوار مقرر کر دیا۔ تا کہ نقصان کی تلافی کی جا سکے۔

سکھ جتھوں کی آمد

جناب پیر اکبر علی صاحب نے پوچھا کہ شہید گنج ایجی ٹیشن کے زمانہ میں پانچ ہزار سکھوں کے مسلح جتھوں کو لاہور میں کیوں داخل ہونے دیا گیا۔ ممبر خزانہ نے جواب میں کہا۔ یہ غلط ہے۔ کہ شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں تلواروں سے مسلح سکھ جتھے لاہور میں لائے گئے یا انہیں لانے کی اجازت دی گئی۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اکے دکے سکھوں کی بیرونجات سے آمد اس وقت شروع ہوئی جب مسلمانوں نے گوردوارہ شہید گنج کے گرد مظاہرہ کیا۔ یہ سکھ اکیلے یا چھوٹے چھوٹے گروہوں کی صورت میں ۲۹ر جون کے بعد آنے شروع ہوئے۔ جب مسلم مظاہرہ ہو چکا تھا۔ اور باہر سے آئے ہوئے سکھوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۹۰۰ تھی۔ جو ۴ر جولائی کو ہوئی۔ ۹ر جولائی کو گوردوارہ میں ٹھہرے ہوئے تمام سکھوں کی مردم شماری کی گئی۔ ان میں شاید کچھ مقامی آدمی بھی ہونگے۔ اس وقت ان کی تعداد ۸۰۰ کے قریب تھی۔ جوں جوں مسلمانوں کی ایجی ٹیشن بڑھتی گئی۔ سکھوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ گورنمنٹ کو اس معاملہ سے برابر مطلع کیا جاتا رہا۔ کہ ایجی ٹیشن کی صورت حالات کیا ہے۔ اور حکومت کو یہ بھی معلوم ہوتا رہا۔ کہ سکھ کس قدر آتے رہتے

اس سوال سے آنریبل ممبر کا یہ مطلب نہیں ہوگا۔ کہ میں ان تمام انتظامات کی تفصیل پیش کروں۔ جو حکومت نے وقتاً فوقتاً اس جھگڑے کے سلسلہ میں صورت حالات کے پیش نظر کئے تھے۔ تاہم وہ مختصراً یہ ہیں:۔

(۱) پولیس اور ملٹری کی زبردست پٹرول لگائی گئی۔ تا کہ شہر میں فرقہ وارانہ فساد نہ ہونے پائے۔ (۲) گورنمنٹ افسروں کی طرف سے اس امر کی کوشش کی گئی۔ کہ مسلم و سکھ اصحاب کا سمجھوتہ ہو جائے۔ اور جھگڑا ختم ہو جائے۔ (۳) بے ضابطہ اور مشتعل ہجوم کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے باقاعدہ انتظامات کئے گئے۔

آنریبل مسٹر بائڈ نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا۔ کہ مقامی افسران نے سکھوں کی آمد کو روکا۔ اور پھر گورنمنٹ نے سکھ لیڈروں کو بھی ہدایت کی۔ کہ وہ سکھوں کی آمد کو روک

دیں۔ سکھ لیڈروں نے اس سلسلہ میں کافی حدتک کوشش بھی کی۔ لیکن مسلمانوں کی مسلسل ایجی ٹیشن اور اس ایجی ٹیشن کے متعلق مسلم پریس کی مبالغہ آمیز اشاعت نے پوزیشن خراب کردی تھی۔ مثلاً ۷ جولائی کے اخبار "زمیندار" میں نہایت جلی عنوانات کے ماتحت خبر شائع ہوئی۔ کہ ایک لاکھ مسلمانوں نے مسجد شہید گنج کے خلاف مظاہرہ کیا۔ اس سے صورت حالات زیادہ خراب ہوگئی تھی۔ لیکن اگر یہ فیصلہ بھی کیا جاتا۔ کہ سکھوں کی لاہور میں آمد بند کردی جائے۔ پھر بھی اس کے ... سکھوں کا شہر میں داخلہ بند کرنا بہت مشکل تھا۔ کیونکہ حکومت شہید گنج کے علاوہ کسی اور گوردوارہ میں جانے سے سکھوں کو روک نہیں سکتی تھی۔ اور نہ ہی سکھوں کا داخلہ شہر میں ممنوع قرار دیا جاسکتا تھا۔ حکومت اس قسم کے امتناعی احکام اس وقت اس لئے بھی جاری رکھنا نہیں چاہتی تھی۔ کیونکہ اس کے بعد سمجھوتہ کا امکان نہیں رہ سکتا تھا۔ جس وقت حکومت کو درست قانونی پوزیشن کا علم ہوا۔ حکومت نے اس امر کی پوری کوشش کی کہ کسی طرح مسلم و سکھ دونوں فرقوں میں کوئی قابل عمل سمجھوتہ ہو جائے۔

احرار کی کشمیر ایجی ٹیشن اور مسلمانان لاہور کا ۲۰ جولائی کا مجمع

جناب پیر صاحب نے پوچھا۔ احرار کشمیر ایجی ٹیشن کے زمانہ میں کس قدر احرار کو گرفتار کیا گیا تھا۔ اور اس مجمع کو جو ۲۰ جولائی کو دہلی دروازہ لاہور میں جمع تھا۔ گولیوں سے منتشر کرنے کی بجائے گرفتار کیوں نہ کیا گیا۔ اس کے جواب میں آنریبل مسٹر بانڈ نے کہا۔ کہ کشمیر کے خلاف مجلس احرار کی ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں حکومت پنجاب نے ۱۰۵۷ آدمیوں کو گرفتار کیا تھا۔ ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء کو لاہور میں دہلی دروازہ کے باہر جو جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں مقامی افسران کے اندازہ کے مطابق پانچ ہزار آدمی شامل ہوئے۔ لیکن جس وقت افسران نے مجمع کو خلاف قانون قرار دیا۔ ہجوم آٹھ دس ہزار آدمیوں کا ہوگا۔ اس ہجوم میں بہت سے لوگ ایسے تھے۔ جو لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ لیکن حکومت نے اس بنا پر ان لوگوں کو گرفتار نہ کیا۔ کہ قانون کا منشا یہ ہے۔ کہ کسی خلاف قانون مجمع کو فی الفور گرفتار نہ کیا جائے۔ پہلے انہیں منتشر ہونے کا موقع دیا جانا چاہیئے۔ یا طاقت سے منتشر کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے۔ ۱۹ جولائی کو واٹر ورکس کے قریب خلاف قانون مجمع کے افراد کو گرفتار کیا گیا۔ لیکن یہ ناکافی ثابت ہوا۔ اور ۲۰ جولائی کو جو مجمع تھا۔ اس میں سے آدمیوں کو گرفتار کرنا پولیس کے لئے نہ صرف مشکل بلکہ خطرناک تھا۔ تاہم ملٹری کو ہجوم منتشر کرنے کے متعلق ہدایت دینے سے پیشتر پیادہ اور سوار پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور لوگوں کو منتشر کرنے کی کوشش کی اس کے بعد ملٹری کو فائر کرنے کا حکم دیا۔ اس سے پیشتر سوار فوج ہجوم کو منتشر کرنے میں ناکام ہوچکی تھی۔ چنانچہ مجبوراً گولی چلانی پڑی۔ اور آنریبل ممبر مجھ سے اتفاق کریں گے کہ اس وقت گرفتاریاں کرنا مشکل تھا۔

احرار کی دست درازیوں کے متعلق خاموشی

جناب پیر صاحب نے احرار اور نیلی پوشوں کے جھگڑے کے متعلق سوال کیا۔ کہ آیا بعض احمدی والنٹیروں نے نیلی پوشوں کو پیٹا۔ وہ جلسہ میں تھے۔ جلسہ میں پولیس اور مجسٹریٹ بھی تھے۔ لیکن کسی نے انہیں گرفتار نہ کیا حکومت کی طرف سے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا گیا۔

احرار کے خلاف کچھ شائع کرنیکی ممانعت

ایک اور سوال کے جواب میں آنریبل مسٹر بانڈ نے کہا۔ اخبار "انقلاب" میں احرار کے خلاف جالندھر کے چند مسلمانوں کے دستخطوں سے ایک بیان شائع ہوا تھا۔ اس بنا پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے مسلم پرنٹنگ پریس کو تنبیہ کی۔ اور اس قسم کی تنبیہ ہند و آرٹ پریس کو بھی مجلس احرار کے خلاف پوسٹر شائع کرنے کی وجہ سے کی گئی۔ "انقلاب" اخبار کو تنبیہ نہیں کی گئی۔ یہ ایکشن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکومت کی ہدایات کے ماتحت اس لئے لیا کہ ان واقعات سے امن عامہ میں خلل پیدا ہونے کا احتمال تھا

ڈپٹی کمشنر لاہور کا بیان

ایک سوال جناب پیر اکبر علی صاحب کا یہ تھا۔ کہ آیا لاہور کے ڈپٹی کمشنر نے ۲ جولائی کو اخبارات کو وہی بیان دیا تھا۔ جو "سول ملٹری گزٹ" ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء کے مضمون زیر عنوان "ہندوستانی مسلمان کیا سوچتا ہے؟" شائع ہوا۔ اس کے جواب میں آنریبل ممبر خزانہ نے کہا۔ سول ملٹری گزٹ مورخہ ۱۴ اگست کے مضمون بعنوان "مسلم انڈیا کیا سوچتا ہے" میں مندرجہ بیان کا ڈپٹی کمشنر نے کوئی ریکارڈ نہیں رکھا حقیقت یہ ہے۔ کہ ایسوسی ایٹڈ پریس کو ٹیلی فون پر اس معاہدہ کی اطلاع دی گئی تھی۔ جو معزز مسلم ممبران پر مشتمل وفد نے کیا تھا۔ کہ جب تک پنجاب گورنمنٹ اس معاملہ میں اپنی فیصلہ کن رائے نہ دیدے اس وقت تک مسجد کو مسمار نہ کیا جائے گا۔ یہ معاہدہ لوکل گوردوارہ کمیٹی نے ڈپٹی کمشنر لاہور سے کیا تھا۔ ۶ جولائی کو مسلمانوں کے ایک وفد نے پنجاب گورنمنٹ سے ملاقات کی تو اس وقت اس معاملہ میں کوئی غلط فہمی نہ تھی۔ انہیں صاف بتا دیا گیا۔ کہ مسجد کو مسمار نہ کرنے کا وعدہ صرف اس وقت تک ہے جب تک اس معاملہ میں حکومت اپنی قانونی پوزیشن کا معائنہ نہ کرے۔

انہدام مسجد شہید گنج

جناب پیر صاحب کے ایک اور سوال کے جواب میں ممبر خزانہ نے کہا:- یہ غلط ہے کہ سکھوں نے مسجد کی مسماری پولیس یا فوج کی امداد سے کی۔ واقعہ یوں ہے۔ کہ سکھوں نے رات کے ایک بجے مسجد کو مسمار کرنا شروع کردیا۔ اور پولیس اور فوج کو صبح پانچ بجے لنڈا بازار میں تعینات کیا گیا تھا اور اس تعیناتی کا مقصد صرف یہ تھا۔ کہ مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان متوقعہ تصادم کو روکا جائے۔ اگر اس وقت وہاں ملٹری نہ لگائی جاتی۔ اور سکھوں اور مسلمانوں کو ٹکرانے کا موقعہ دیا جاتا تو خون کی ندیاں بہ جاتیں۔ اور نہ صرف لاہور ہی میں خوفناک فرقہ وارانہ فسادات ہوتے۔ بلکہ دوسرے شہر بھی اس کے اثر سے نہ بچ سکتے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیڈران احرار کو مباہلہ کا چیلنج

مباہلہ میں شمولیت کے لئے درخواست کرنے والے احمدی احباب کی فہرست

(۸)

سید ولی محمد صاحب شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ
میاں محمد بخش صاحب 〃 〃
مولوی امام الدین صاحب 〃 〃
مولوی محمد اشرف صاحب 〃 〃
شیخ امام الدین صاحب 〃 〃
منشی عبد الحق صاحب 〃 〃
چوہدری محمد ابراہیم صاحب 〃 〃
مولوی محمد اکرام صاحب 〃 〃
ماسٹر عبد الودود صاحب 〃 〃
صوبیدار محمد خان صاحب پنشنر ساکن پنج ند تحصیل تلہ گنگ۔ ضلع اٹک
ملک نذر حسین صاحب ساکن پنج ند تحصیل تلہ گنگ ضلع اٹک
ملک اولیا خان صاحب ساکن پنج ند۔ تحصیل تلہ گنگ۔ ضلع اٹک
مولوی عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی
بابو مبارک احمد صاحب کلرک جنرل پوسٹ آفس کراچی
میاں محمد صدیق صاحب ٹھیکہ دار پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی
مولوی غلام علی صاحب اول مدرس سعد اللہ پور پیرکوٹ ضلع گجرات
حسین محمد صاحب چکریانوالہ۔ پیرکوٹ ضلع گجرات
حکیم محمد اسمٰعیل صاحب پیرکوٹ ڈاک خانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
چوہدری ولی داد خان صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ظفروال۔ تحصیل نارووال۔
چوہدری محمد شفیع صاحب پسر ولی داد خان صاحب ظفروال۔ تحصیل نارووال
میاں محمد عبد اللہ صاحب جلد ساز قادیان
میاں محمد اسمٰعیل صاحب 〃
شیخ فضل حق صاحب ہرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور
شیخ عبد الغنی صاحب جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ ہرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور
مولوی نور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لودی ننگل ڈاک خانہ فتح گڑھ ضلع گورداسپور

۸۲۶ چوہدری کرم دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودی ننگل۔ ڈاک خانہ فتح گڑھ ضلع گورداسپور
۸۲۷ میاں علم دین صاحب لودی ننگل ڈاک خانہ فتح گڑھ۔ ضلع گورداسپور
۸۲۸ چودہری عبد الحمید صاحب لودی ننگل ڈاک خانہ فتح گڑھ۔ ضلع گورداسپور
۸۲۹ چودہری احمد بخش صاحب لودی ننگل ڈاکخانہ فتح گڑھ ضلع گورداسپور
۸۳۰ چودہری غلام نبی صاحب لودی ننگل ڈاکخانہ فتح گڑھ۔ ضلع گورداسپور
۸۳۱۔ چودہری خیر دین صاحب لودی ننگل ڈاکخانہ فتح گڑھ۔ ضلع گورداسپور
۸۳۲ چودہری بشیر محمد صاحب لودی ننگل ڈاک خانہ فتح گڑھ ضلع گورداسپور
۸۳۳ چودہری خیر دین صاحب لودی ننگل ڈاکخانہ فتح گڑھ۔ ضلع گورداسپور
۸۳۴ چودہری خیر دین صاحب ۲ لودی ننگل ڈاکخانہ فتح گڑھ۔ ضلع گورداسپور
۸۳۵ غلام حسن صاحب گلانوالی والا لودی ننگل ڈاک خانہ فتح گڑھ۔ ضلع گورداسپور
۸۳۶ محمد حسین صاحب لودی ننگل ڈاک خانہ فتح گڑھ۔ ضلع گورداسپور
۸۳۷۔ محمد خان صاحب لودی ننگل۔ ڈاک خانہ فتح گڑھ۔ ضلع گورداسپور
۸۳۸ چوہدری مبارک صاحب لودی ننگل ڈاک خانہ فتح گڑھ ضلع گورداسپور
۸۳۹ غلام نبی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ
۸۴۰ ماسٹر عبد العزیز صاحب 〃
۸۴۱ میاں اللہ رکھا صاحب 〃
۸۴۲ شیخ میر محمد صاحب 〃
۸۴۳ بابو عبد الغنی صاحب چیف گڈس کلرک پشاور شہر
۸۴۴ بابو محمد یوسف صاحب ملازم سنگر مشین کمپنی 〃
۸۴۵ چوہدری محمد حسین صاحب ہیڈ کلرک دفتر تعلیم مورری دادو شاہ۔ جھنگ شہر
۸۴۶ شیخ محمد عبد الرشید صاحب پریذیڈنٹ

۸۴۷ میاں سعد محمد صاحب پاندہ بازار بٹالہ ضلع گورداسپور
۸۴۸ بابو محمد ایوب احمد صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان
۸۴۹ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ بابو محمد ایوب احمد صاحب 〃
۸۵۰ بابو محمد ابراہیم صاحب عابد مینیجر سنگر مشین کمپنی۔ وزیر آباد
۸۵۱ چوہدری عنایت اللہ صاحب ساکن بہلول پور۔ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ
۸۵۲۔ چودہری بشیر محمد صاحب مجوکا۔ کلرک دفتر کمشنر صاحب بہادر ملتان
۸۵۳ میاں محمد علی صاحب فیروزپور شہر
۸۵۴ چوہدری غلام اللہ صاحب کاٹھگڑھ
۸۵۵ مولوی مہدی شاہ صاحب مدرس انجھا تحصیل بھلوال۔ ضلع شاہ پور
۸۵۶ میاں محمد امجد علی صاحب کڑیانوالہ تحصیل و ضلع گجرات
۸۵۷ مرزا بشیر احمد صاحب لنگر والہ گنج مغلپورہ لاہور
۸۵۸ مستری غلام محمد صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جمعیت۔ ضلع لدھیانہ
۸۵۹۔ شیخ دوست محمد صاحب لیدر مرچنٹ بنٹنگ سٹریٹ کلکتہ
۸۶۰ چوہدری غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کاٹھ گڑھ نکے ضلع گوجرانوالہ
۸۶۱ شیخ نذیر احمد صاحب بلی ماران سٹریٹ چاندنی چوک دہلی
۸۶۲۔ حکیم سراج دین احمد صاحب بھاٹی دروازہ لاہور
۸۶۳ منشی صدر دین صاحب ہیڈ کنسٹیبل پولیس تھانہ۔ مغل پورہ
۸۶۴ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ لیکچرار طبیہ کالج۔ علی گڑھ۔
۸۶۵ ملک بشارت ربانی صاحب معرفت مرزا محمد صادق صاحب فلیمنگ روڈ لاہور
۸۶۶ منشی محمد یونس صاحب مہر شاہدانہ بریلی۔
۸۶۷۔ ملک نور دین صاحب کنجاہ ضلع گجرات
۸۶۸ حکیم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل قادیان
۸۶۹ بھائی محمود احمد صاحب احمدیہ میڈیکل ہال قادیان

۸۷۰ میاں جان محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس پنشنر کمیل پور شہر
۸۷۱ مولوی اعجاز احمد صاحب سب جج معرفت میسرز کرافورڈ بیل اینڈ کمپنی۔ سالسٹرز فورٹ بمبئی
۸۷۲۔ مسٹر عبد الرحیم صاحب شملہ
۸۷۳ صوفی عبد الرحیم صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین سعدی پارک۔ مزنگ۔ لاہور
۸۷۴ بابو شکر الٰہی صاحب کلرک ڈاک خانہ چوہڑکانہ منڈی۔ ضلع شیخوپورہ
۸۷۵ مستری محمد وزیر صاحب قادیان
۸۷۶۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب امام مسجد محلہ دار الفضل قادیان
۸۷۷ ماسٹر غلام محمد صاحب واربرٹن۔ ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ
۸۷۸ بابو محمد شفیع صاحب شیڈ انچارج نوشہرہ ریلوے سٹیشن
۸۷۹۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب نو مسلم دوکاندار قادیان
۸۸۰ میاں عبد الکریم صاحب درگانوالی ڈاکخانہ رسول پور ضلع گجرات
۸۸۱ سید محمد محسن صاحب قادیان
۸۸۲۔ محمد عظیم صاحب منہاس محلہ قصاباں۔ بھیرہ ضلع سرگودہا
۸۸۳۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب کاٹھ گڑھی (معہ دونوں بیویاں) قادیان
۸۸۴ منشی عبد الرحمٰن صاحب از سنور
۸۸۵ میر قاسم علی صاحب اڈیٹر فاروق قادیان
۸۸۶ سید احمد صاحب وکیل رام پور
۸۸۷ ماسٹر محمد نذیر خان صاحب سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور
۸۸۸ محمد عمر صاحب حیدر آباد دکن بیرون فتح دروازہ
۸۸۹ عبد اللطیف صاحب سکرٹری مال باغبانپورہ لاہور
۸۹۰ حکیم اللہ دتا صاحب درگانوالی ڈاک خانہ رسول پور۔ ضلع سیالکوٹ
۸۹۱ میاں عبد اللہ صاحب درگانوالی ڈاک خانہ رسول پور ضلع سیالکوٹ
۸۹۲ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب چک نمبر ۲۳۲ ج۔ب ضلع لائل پور۔

۸۹۳ خلیفہ نورالدین صاحب جموں سری نگر محلہ شہید گنج

۸۹۴ بابو ممتاز علی صاحب سٹور کیپر بورسٹل جیل لاہور۔

۸۹۵ بابو شمس الدین صاحب کلرک دفتر پولیٹیکل ایجنٹ خیبر پشاور چھاؤنی

۸۹۶ خواجہ عبدالحمید صاحب انعام اللہ بلڈنگ ۱۸ ڈیرہ دون

۸۹۷ چوہدری سلطان علی صاحب ایف اے سکنہ گھوڑ

۸۹۸ منشی عبدالغنی صاحب نقل نویس محکمہ مال ضلع گورداسپور

۸۹۹ سید زمان شاہ صاحب ریڈر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع جہلم

۹۰۰ ملک عبدالرحمٰن صاحب قصور

۹۰۱ مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

۹۰۲ ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب مہاجر قادیان

۹۰۳ منشی محمد کفیل صاحب پٹواری ساکن ڈیریوالہ ضلع گورداسپور

۹۰۴۔ سید محمود شاہ صاحب سربراہ نمبردار چک ۸۷ ضلع منٹگمری

۹۰۵ شیخ محمد بشیر صاحب آزاد نمبر ۶۰۳ مریدکے ضلع شیخوپورہ

۹۰۶ ڈاکٹر فضل کریم صاحب قادیان

۹۰۷ چودہری سردار احمد صاحب بی۔ ایس سی (آنرز) دفتر پبلک سروس کمیشن شملہ

۹۰۸۔ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان

۹۰۹ میاں بدر سلطان صاحب دفتر تحریک جدید 〃

۹۱۰ حکیم محمد یعقوب صاحب قیس نجیب آبادی سہارنپور

۹۱۱۔ میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان

۹۱۲ بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی 〃

۹۱۳ ڈاکٹر محمد افضل بیگ صاحب احمدیہ نسیم میڈیکل ہال 〃

۹۱۴ ملک عبدالحق صاحب 〃

۹۱۵ چودہری غلام حسین صاحب 〃

۹۱۶ بابو وزیر محمد صاحب پنشنر 〃

۹۱۷ میاں خلیل الرحمٰن صاحب مہاجر 〃

۹۱۸ ماسٹر محمد دین صاحب گوجرہ ضلع لائلپور

۹۱۹ شیخ نوردین صاحب تاجر قادیان

۹۲۰ مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ امرتسر

۹۲۱ سید محمود عالم صاحب قادیان

۹۲۲ شیخ عبدالحق صاحب انسپکٹر اشتمال اراضی موضع جھنٹی ٹیکا۔ ضلع گورداسپور

۹۲۳ مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانہ

۹۲۴ حکیم شیخ محمد صاحب کنج بریوالہ دار دھیان ضلع گورداسپور

۹۲۵۔ میاں محمد اسمٰعیل صاحب قادیان

۹۲۶ قاضی نور محمد صاحب مہر لنگرخانہ قادیان

۹۲۷ حکیم محمد یونس صاحب از دینگر الہ ضلع رتناگری بمبئی پریذیڈنسی

۹۲۸۔ منشی رمضان علی صاحب کارکن دفتر محاسب قادیان۔

۹۲۹۔ مولوی علی اکبر صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس جہلم۔

۹۳۰۔ بابو فضل الدین صاحب ریڈر ہائیکورٹ لاہور

۹۳۱۔ مستری محمد قاسم صاحب محلہ کشمیری سیالکوٹ

۹۳۲۔ میاں عبدالمجید صاحب پنج پورہ بازار سیالکوٹ

۹۳۳۔ میاں محمد سعید صاحب قصور ضلع لاہور

۹۳۴۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب بھگواڑہ ضلع جالندھر

۹۳۵۔ میاں عبدالقادر صاحب قصور ضلع لاہور

۹۳۶۔ سید محمد حسین صاحب قانونگو۔ محلہ دھاروال شہر سیالکوٹ

۹۳۷۔ میاں شریف احمد صاحب معرفت ڈاکٹر بشیر احمد صاحب طلاق محل۔ کانپور

۹۳۸۔ صاحبزادہ سید عبدالسلام صاحب سراگنورنگ بنوں۔ سرحد

۹۳۹۔ منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان

۹۴۰۔ حکیم عبدالعزیز صاحب طبیب و جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شہر فیروزپور

۹۴۱۔ شیخ احمد گل صاحب پوسٹ بکس ۱۵ آبادان (ایران)

۹۴۲۔ بابو علی محمد صاحب۔ کلرک ملٹری اکونٹس صدر بازار۔ چھاؤنی لاہور

۹۴۳۔ مرزا احمد بیگ صاحب جمعدار (انکم ٹیکس انسپکٹر) دیردوال ضلع امرتسر

۹۴۴۔ بابو محمد شفیع صاحب۔ برج ورکشاپ جہلم

۹۴۵۔ حکیم محمد عمر صاحب۔ سندھ حیدرآباد

۹۴۶۔ میاں محمد الدین صاحب۔ معرفت حکیم محمد عمر صاحب سندھ حیدرآباد۔

۹۴۷۔ بابو عبدالغفور صاحب انسپکٹر محکمہ نہر جہلم سانبھر

۹۴۸۔ مولوی فضل الٰہی صاحب محلہ دارالبرکات قادیان

۹۴۹۔ محمد اشرف خانصاحب کلرک محکمہ ہوائی جہاز۔ کوہاٹ

۹۵۰۔ چودھری فضل احمد صاحب سکنہ موضع بھینی پسوال حال انجمن احمدیہ کیریاں

۹۵۱۔ چودھری حسام الدین صاحب بھکو بھٹی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

۹۵۲۔ چودھری اللہ رکھا صاحب بھکو بھٹی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

۹۵۳۔ چودھری غلام نبی صاحب 〃 〃 〃

۹۵۴۔ 〃 محمد شفیع صاحب 〃 〃

۹۵۵۔ 〃 اللہ دین صاحب 〃 〃

۹۵۶۔ 〃 نور احمد صاحب 〃 〃

۹۵۷۔ 〃 اللہ رائے صاحب 〃 〃

۹۵۸۔ ماسٹر عبدالرؤف صاحب بھیروی مہاجر قادیان۔

۹۵۹۔ ڈاکٹر علی گوہر صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سکنہ بسراواں ضلع گورداسپور

۹۶۰۔ میاں عطا محمد صاحب 〃 〃 〃

۹۶۱۔ چودہری بڈھا صاحب نمبردار 〃 〃

۹۶۲۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید۔ قادیان۔

۹۶۳۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اے۔ ڈی آئی۔ شجاع آباد۔ ضلع ملتان۔

۹۶۴۔ منشی منیر احمد صاحب انصاری اعظم گڑھ حال قادیان۔

۹۶۵۔ شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی قادیان

۹۶۶۔ چودہری فقیر محمد صاحب ونجواں ضلع گورداسپور

۹۶۷۔ چودہری حسین 〃 〃 〃

۹۶۸۔ میاں نواب الدین 〃 〃 〃

۹۶۹۔ چودہری شیر محمد صاحب 〃 〃

۹۷۰۔ میاں حسین بخش صاحب 〃 〃

۹۷۱۔ چودہری مولا بخش 〃 〃 〃

۹۷۲۔ میاں حسین بخش 〃 〃 〃

۹۷۳۔ سید منظور حسین 〃 〃 〃

۹۷۴۔ چودہری سردار محمد 〃 〃 〃

۹۷۵۔ 〃 فضل الٰہی صاحب ولد چوہدری فقیر محمد صاحب 〃

۹۷۶۔ ماسٹر محمد بخش صاحب سکنہ کھارا ضلع گورداسپور

۹۷۷۔ بابو محمد اسحٰق صاحب کارکن تحریک جدید قادیان

۹۷۸۔ میاں گلاب الدین صاحب۔ قادیان

۹۷۹۔ بشیر احمد صاحب چکوالی۔ قادیان

۹۸۰۔ مستری عبدالکریم صاحب ننگل باغباناں ضلع گورداسپور

۹۸۱۔ بابو محمد ابراہیم صاحب محرر بیت المال قادیان

۹۸۲۔ میاں محمد یوسف صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب قادیان

۹۸۳۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل قادیان

۹۸۴۔ میاں نبی بخش صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ موضع انجیر تحصیل دسوہہ

۹۸۵۔ بابو احمد جان صاحب آرسنل کلرک کوئٹہ

۹۸۶۔ ملک میاں خان صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گجرات

۹۸۷۔ مولوی محمد صدیق صاحب 〃 〃

۹۸۸۔ ملک سلطان علی صاحب ذیلدار 〃 〃

۹۸۹۔ میاں فضل دین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ۔ کرٹھی افغاناں ضلع گورداسپور

۹۹۰۔ میاں محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃

۹۹۱۔ صوفی محمد یعقوب صاحب کارکن نور ہسپتال قادیان

۹۹۲۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان۔

۹۹۳۔ چودھری غلام احمد صاحب موضع دولتپور ڈاکخانہ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور

۹۹۴۔ شیخ فضل کریم صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر۔ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ

۹۹۵۔ میاں شاہ دین صاحب سکنہ پائل۔ ریاست پٹیالہ

۹۹۶۔ میاں عبدالعزیز صاحب سکنہ نوشہرہ ککے زئیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

۹۹۷۔ شیخ میر محمد صاحب 〃 〃 〃

۹۹۸۔ میاں حبیب احمد 〃 〃 〃 〃

۹۹۹۔ شیخ غلام نبی 〃 〃 〃 〃

۱۰۰۰۔ میاں اللہ رکھا صاحب 〃 〃 〃

۱۰۰۱۔ فضل حق خانصاحب۔ اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری

۱۰۰۲۔ میاں محمد عیسےٰ صاحب زیرہ ضلع فیروزپور

۱۰۰۳۔ بابو مرغوب اللہ صاحب دفتر چیف انجینئر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ صوبہ سرحد نتھیا گلی ضلع ہزارہ

۱۰۰۴۔ سید احمد علی صاحب مولوی فاضل قادیان

۱۰۰۵۔ غلام رسول صاحب پنج مورو جاگیر۔ ڈاکخانہ باگورند ضلع حیدرآباد سندھ

۱۰۰۶۔ میاں محمد الدین صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ۔ تہال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

۱۰۰۷۔ چودھری محمد شریف صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ قادیان

۱۰۰۸۔ چودھری ظہور احمد صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان۔

۱۰۰۹۔ مرزا محمد شفیع صاحب چھتہ بازار۔ لاہور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے بیان فرمودہ معارف قرآن مجید

شائقین کے لئے مژدہ

حال میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ سے جو درس القرآن شروع فرمایا ہے۔ نظارت تالیف و تصنیف کے زیر انتظام وہ مرتب کیا جا رہا ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب اخبار میں بطور ضمیمہ شائع ہونا شروع ہو جائیگا یعنی ہفتہ میں ایک بار چار صفحہ درس کے اخبار میں ہوا کریں گے۔ چونکہ یہ ضمیمہ صرف انہی احباب کو بھیجا جائیگا۔ جو اس کی خریداری منظور فرمائینگے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احباب بہت جلد اطلاع بھیجدیں۔ کیونکہ بعد میں خریدار بننے والوں کو ابتدائی حصہ ملنا ناممکن ہوگا۔ پس پہلے سے ہی خریداری منظور فرمائی جائے اس ضمیمہ کی قیمت چھ ماہ کے لئے صرف ۱۳ آنے ہوگی۔ اس کے بعد ہم کوشش کریں گے۔ کہ درس ہفتہ میں دو بار یا تین بار شائع ہوا کرے۔ اسی نسبت سے قیمت میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ احباب کو اس نہایت قیمتی چیز کے حاصل کرنے میں جلدی کرنی چاہیے۔

لنڈن سے انگریزی سہ ماہی رسالہ "الاسلام"

انگریزی سہ ماہی رسالہ "الاسلام" لنڈن سے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ اے اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بی۔ اے (آنرز) کی زیر ادارت شائع ہو رہا ہے۔ اور اس وقت اس کے دو نمبر نکل چکے ہیں۔ رسالہ کے اجرا کا سب سے بڑا مقصد اہل مغرب کی اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کا دور کرنا اور انہیں صحیح اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا ہے۔ رسالہ کے پہلے نمبر میں اسلامی جنگوں کے متعلق پر مغز بحث کی گئی ہے۔ دوسرے نمبر ۲۲ میں جو ستمبر ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا ہے۔ مسئلہ نبوت پر مبسوط اور مدلل مضمون لکھا گیا ہے۔ زبان فصیح اور شستہ ہے۔ رسالہ کی چھپائی اور ظاہری صورت بھی اچھی ہے۔ غرضیکہ رسالہ صوری اور معنوی دونوں لحاظ سے قابل قدر ہے۔ انگریزی دان احباب کو نہ صرف خود اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اپنے حلقہ اثر میں اس کی اشاعت بڑھانی چاہیئے قیمت فی پرچہ ۶ پنس ہے۔ حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجئے:-

London Mosque, 63 Melrose Road
S.W. 18 London

اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا

اخبار زمیندار لاہور

اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا ہم خوشی کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ شیخ صاحب کی مشہور و معروف دوائی کے ہزارہا صحت یافتہ لوگوں کے خطوط کے مطالعہ سے اس دوائی کی عظمت اور خوبی پایہ ثبوت کو پہونچ جاتی ہے مردانہ بیماریوں کے مریض شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں لاہور کی بے نظیر دوائی سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ عرصہ ۳ سال سے اس دوائی کا اشتہار ملک کے معزز اخبارات میں شائع ہوتا ہے (دیکھو صیغہ اشتہارات اہور مارچ ۱۹۳۵ء)

جناب ڈاکٹر سیتھارام صاحب

میڈیکل آفیسر

آئی۔ سی۔ ڈسپنسری بادن (حیدر آباد سندھ) میں نے آپ کا وی۔ پی جس میں ۳ شیشی نیپالی گولیاں اور ایک شیشی نیپالی تیل تھا۔ وصول کر کے ایک مریض پر تجربہ کیا۔ آپکی دوائیوں نے مریض کو بالکل تندرست کر دیا۔ مہربانی کر کے ایک پارسل اور روانہ کر دیں۔ میں نے اپنے مریضوں میں آپکی دوائی کا چرچا شروع کر دیا ہے واقعی اکسیر صفت دوا ہے۔

تجربہ کرنے پر اکسیر ثابت ہوتی ہیں

جناب شیخ صاحب السّلام علیکم کے بعد عرض ہے۔ کہ میں آپ کی دوائی جو آپ کے شفاخانہ سے لایا وہ گولیاں اور روغن مایوس العلاج مریض پر تجربہ کرنے سے اکسیر ثابت ہوتی ہیں۔

ہم آپ کی محنت اور سچائی کے تہِ دل سے مشکور ہیں۔
حکیم شیخ عبید اللہ
گجرات

ناظرین میں نہ تو اشتہاری حکیم ہوں نہ ڈاکٹر۔ بلکہ ایک معمولی کلرک ہوں۔ بدقسمتی سے میں اپنی جوانی میں عادات قبیحہ کا مرتکب ہو گیا۔ جس کے نتیجہ بد سے میں بالکل بے خبر تھا۔ اچانک عرصہ ڈیڑھ سال کے بعد مجھے ناطاقتی کے نامراد امراض جو اس قبیح عادت کا نتیجہ ہوتے ہیں لاحق ہو گئے۔ بے انتہا شکایتوں کے سبب میرا چہرہ دن بدن لاغر اور زرد ہونے لگا۔ دوست احباب میری پژمردگی کا سبب پوچھتے تھے۔ مگر میں کسی کو اپنی حالت سے آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ در پردہ لاہور اور دیگر شہروں کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکیموں سے جنکے لمبے چوڑے اشتہاروں کی کوئی حد نہ تھی۔ ادویات منگوا کر استعمال کرتا رہا لیکن بالکل بے سود خاک بھی فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ علاوہ خرچ کے کئی ایک اور تکلیفوں کا سامنا کر کے بھی مایوس رہنا پڑا۔ اسی مایوسی کی حالت میں میں زندہ درگور ہونے کو ترجیح دیتا تھا۔ اتفاقاً خوش قسمتی سے مجھے ایک ملازمت میں نیپال جانا پڑا۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں لاہور سے نیپال روانہ ہوا اور ایک دو جگہ ٹھہرتا ہوا نیپال کے مشہور شہر کھٹمنڈو میں اترا۔ میرے ساتھ ایک **فقیر خضر صورت** جو ایک دو روز پہلے کے وہاں مقیم تھے۔ مجھے پوچھنے لگے۔ کہ تم اُداس اور تمہاری شکل مریضوں کی سی کیوں ہے۔ میرے پُر درد دل نے اس **فقیر خضر صورت** اور کامل سنیاسی سے اپنا سارا ماجرا کہہ ڈالنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ میں نے بے کم وکاست اپنی تمام سرگزشت کا کچا چٹھا بیان کر کے یہ بھی کہہ دیا۔ کہ اب میں اس زندگی سے تنگ آ کر خودکشی کرنے پر آمادہ ہوں۔ اس فقیر صاحب کمال نے ازراہِ شفقت میرے حالِ زار پر رحم فرما کر ایک نسخہ کھانے کیلئے مقوی گولیوں کا اور دوسرا کمزوری دور کرنے کے لئے مالش کا بتایا۔ چنانچہ میں نے بموجب ارشاد اس صاحب کمال کے چند ایک جنگلی جڑی بوٹیاں اور کئی ایک ادویات بازار سے خرید کر ہر دو جوہر کیمیا کو روبرو اس صاحب کمال کے تیار کر کے استعمال کرنا شروع کیا۔ **ناظرین میں اپنے خدا کو حاضر و ناظر جان کر سچ کہہ رہا ہوں۔** کہ ساتویں ہی روز میری تمام شکایتیں جو ایک ایسے مریض کو لاحق ہوا کرتی ہیں رفع ہونی شروع ہو گئیں۔ اور میں اپنے آپ کو بے حد خوش قسمت فرد کہنے کا مستحق ہو گیا۔ اگرچہ مجھ کو چند ہی روز کے استعمال سے نمایاں فائدہ ہو گیا تھا۔ مگر میں نے بموجب ارشاد اپنے محسن کے ۱۲ روز تک پرہیز اور علاج جاری رکھا۔ میں ہر روز تین سیر دودھ باسانی ہضم کر لیتا تھا۔ میرا چہرہ بارونق بدن مضبوط اور بینائی طاقتور ہو گئی۔ اور تمام امراض کافور ہو گئے۔ گویا کبھی ہوئے ہی نہ تھے۔

لاہور واپس آ کر باقی ماندہ دوائی کا کئی ایک مایوس الصحت مریضوں پر تجربہ کیا۔ چنانچہ ہر قسم کی کمزوری وغیرہ کے لئے اکسیر سے بڑھ کر پایا۔ اب کئی ایک دور اندیش احباب کے اصرار پر اور عوام کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اشتہار بغرض رفاہِ عام دیا جاتا ہے۔ کہ جو اصحاب اس شرمناک اور قبیح عادت کا شکار بن کر اپنے قویٰ کی طاقت زائل کر چکے ہوں۔ اور سینکڑوں روپے علاج و معالجہ پر صرف کر کے بھی مایوس ہو رہے ہوں۔ وہ اس قلیل القیمت اور سریع التاثیر دوائی کو استعمال کر کے صحتیاب ہو جائیں۔ اور خدا کے فضل کے گیت گائیں۔ قیمت صرف لاگت ادویات اور خرچ اشتہارات پر مشکل اکتفا کرتی ہے۔ ذاتی فائدہ بہت کم ملحوظ ہے۔ **قیمت فی شیشی روغن مالش (جو صحت کیلئے کافی ہے) تین روپے آٹھ آنے قیمت مقوی اعصاب نیپالی گولیاں فی شیشی جس میں سات یوم کی ۱۴ خوراک موجود ہیں۔ صرف دو روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک۔** جملہ امراض مخصوصہ کے مریضوں کے لئے یہ گولیاں ازحد مفید ہیں۔ مادرزاد کمزوری کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری کا مرض کیوں نہ ہو۔ تین شیشی مقوی اعصاب گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ اس دوائی کے استعمال سے کسی قسم کی کوئی تکلیف وغیرہ نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس دوائی میں کسی کشتہ وغیرہ کی آمیزش ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہر بوڑھا جوان بآسانی بغیر لحاظ موسم کے ان گولیوں کا استعمال کر سکتا ہے اور لطف یہ ہے کہ اس دوائی کے استعمال کے بعد کسی دوائی کی ضرورت نہ رہے گی۔ مکمل بکس کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ مکمل بکس میں تین شیشیاں گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش ہوگی۔ **مکمل بکس کی قیمت علاوہ محصولڈاک دس روپے** دو مکمل بکسوں کی قیمت للعہ (اٹھارہ روپے) کمزوری کیلئے دو شیشیاں نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ آخر میں یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ اس اشتہار کے نکالنے سے میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ اور نہ ہی بفضلِ خدا مصنوعی یا جعلی اشتہار شائع کر کے پبلک سے روپیہ کمانے کی خواہش ہے۔ بلکہ ہر خاص و عام کے فائدہ کو مدنظر رکھ کر اور احباب کے اصرار سے یہ اشتہار بجنسہٖ درج کیا جاتا ہے تندرست اصحاب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے استعمال سے بدن میں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ کاہلی اور سستی دور ہو جاتی۔ بدن میں چستی آتی ہے۔ طبیعت ہر وقت ہشاش بشاش رہتی ہے۔ اس لئے وہ تمام مریض جو ہر جگہ سے مایوس ہو چکے ہوں۔ ان گولیوں کا استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ یہ ان تمام مخفی دکھوں کا تمام دُنیا کی دواؤں سے عجیب و غریب علاج ہے۔ ضرورتمند اصحاب کو تجربہ کرنا لازمی ہے۔

ملنے کا پتہ

شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں موچی دروازہ لاہور

جناب حکیم امید علی صاحب

نمبر کڈھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی سے میرے زیر علاج مریض عرصہ چار سال سے صحت یاب ہو رہے ہیں۔ میں آپ کی دوائی کو اکسیر سے بڑھکر زود اثر مانتا ہوں۔ دو مریضوں کے لئے دو مکمل بکس میرے نام روانہ کر دیں۔

اخبار لاحول

اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔ اس عنوان سے ایک اشتہار سالہا سال سے اخبارات میں شائع ہو رہا ہے۔ ہم نے اُسے اپنے ایک نہایت ہی مایوس از کار رفتہ دوست پر آزمایا۔ واقعی تیر بہدف پایا۔

جناب ڈاکٹر بکرجی صاحب

پنبا بنگال سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی سے دو مریض اور تندرست ہو گئے ہیں۔ واقعی آپ کی دوائی بہت مفید ہے ایک مکمل بکس ایک مریض کے لئے اور روانہ فرما دیں۔

آپ کی دوا بہت قابل تعریف ہے

جناب شیخ صاحب السّلام علیکم۔ چند یوم ہوئے۔ کہ آپ سے ایک شیشی مقوی اعصاب گولیاں منگا کر استعمال کیں۔ واقعی ان کے استعمال سے میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں۔ آپ کی دوا بہت قابل تعریف ہے۔

منشی فضل الدین
کارخانہ
دھاریوال

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

احمد آباد ۴ نومبر۔ ریاست بڑودہ کے ایک گاؤں میں ڈاکوؤں اور دیہاتیوں کے درمیان شدید تصادم ہوگیا۔ جس کے نتیجہ میں فریقین کے متعدد اشخاص مجروح ہوئے

کیوبک (کینیڈا) ۴ نومبر۔ کینیڈا کے نئے گورنر جنرل لارڈ ٹویڈس مور بندرگاہ پر نہایت شاندار طور پر استقبال کیا گیا۔

میکسیکو۔ ۴ نومبر۔ میکسیکو کے ۲۱ ڈاکو ایک تصادم کے دوران میں سرکاری افواج کی ہاتھوں ہلاک ہوئے۔ اور متعدد مجروح ہوئے۔

ایتھنز۔ ۴ نومبر۔ یونان میں ملوکیت کی مراجعت کے لئے استصواب رائے کیا جا رہا ہے۔ ملوکیت کے اجراء کی تائید میں ۱۴۹۲۰۰۰ اور اس کے خلاف ۲۵۴۳۴ ووٹ ہوئے۔

لنڈن ۴ نومبر۔ ۴ انومبر کے عام انتخابات کے لئے ۱۳۰۰ سے زائد امیدوار نامزد کئے گئے ہیں۔ آج ۳۸ امیدوار بلا مخالفت منتخب ہوگئے ہیں۔ منتخب شدگان میں مسٹر سٹینلے بالڈون وزیر اعظم بھی ہیں۔

روما ۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت حبشہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو شخص راس گاسا کو قتل کر کے اس کا سر حکومت کے پاس لائے گا۔ اسے بارہ ہزار پونڈ انعام دیئے جائیں گے۔ راس گاسا شہنشاہ حبشہ کا داماد ہے۔ جو اطالوی افواج سے مل گیا ہے۔

کراچی ۴ نومبر۔ اٹلی کے خلاف تعزیری کارروائی کے فیصلہ کی وجہ سے کراچی سے اٹلی کو جہازوں کی روانگی میں کمی ہوگئی ہے۔

لدھیانہ ۴ نومبر۔ لدھیانہ میونسپلٹی کے اجلاس میں ایگزیکٹو افسر کے تقرر پر سخت ہنگامہ برپا ہوا بجلی فیل ہوگئی شور کے دوران میں کرسی گرنے سے دو آدمی زخمی ہوئے۔

لاہور۔ ۴ نومبر۔ پنجاب نیشنلسٹ پارٹی کو مضبوط کرنے کے لئے پنڈت کرشن کانت مالویہ پنڈت مدن موہن مالویہ کی خواہش کے ماتحت صوبہ کا دورہ کریں گے

کراچی ۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ

علاقہ سنجار واقع شمالی عراق میں یزدی قبیلہ کے لوگوں نے حکومت کے خلاف باقاعدہ بغاوت شروع کر دی ہے۔ اس بغاوت کو فرو کرنے کے لئے ایک فوج بھیجی گئی ہے۔ اور علاقہ میں مارشل لاء کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) بولیویا اور پیراگوئے کے درمیان صلح کی گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ معرض التواء میں پڑ گئی ہے۔ بولیویا کے صدر نے اعلان کیا ہے۔ کہ جب تک ہمارے ملک کی عزت خطرہ میں رہے گی۔ جنگ کا امکان باقی رہے گا۔ اس کے برعکس صدر پیراگوئے نے اعلان کیا ہے۔ کہ پیراگوئے کے لوگوں کی شان کا تقاضا ہے۔ کہ گرین چاکو میں پھر جنگ شروع کی جائے۔

صوفیہ ۳ نومبر بلگیریا کے بادشاہ اور ملکہ کو قتل کرنے کی سازش کے انکشاف کے سلسلہ میں ۲۱۵ اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔ وزراء نے شاہ اور ملکہ کو محل کے احاطہ میں سے نکلنے کی ممانعت کر دی ہے پانچ سو فوجی افسروں کی سازش میں شمولیت کے متعلق بھی شبہ کیا جاتا ہے۔

شنگھائی ۴ نومبر چین کے کرنسی سسٹم میں اصلاح کرنے کی غرض سے حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ سنٹرل بنک آف چائنا۔ بنک آف چائنا اور ایک اور بنک کرنسی نوٹ جاری کر سکیں گے۔ اور تینوں بنکوں کا ریزرو ایک ہی کنٹرول میں رکھا جائے گا۔ باقی بنکوں کے نوٹ بھی جاری رہیں گے۔ لیکن آہستہ آہستہ ان سے یہ حق لے لیا جائے گا۔

پونا ۴ نومبر ایک مرہٹی کانگرسی اخبار سے چار ہزار روپے کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

نانکن ۴ نومبر چینی وزیر اعظم جس پر پرسوں ایک اخبار فروش نے گولی چلا دی تھی۔ اب خطرے سے باہر ہیں۔ ان کے گال سے گولی نکال دی گئی ہے۔ ایک گولی ابھی ان کی پیٹھ میں ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) ۱۹۳۴ء میں ہندوستان کے لئے جو جنگی سامان خریدا گیا۔ اس کا ۹۵ فیصدی حصہ برطانیہ سے اور باقی دیگر ممالک سے آیا۔

راولپنڈی ۴ نومبر کمشنر صاحب راولپنڈی نے سکھ مسلم کشیدگی کے پیش نظر مسلمانوں اور سکھوں کو دیوان منعقد نہ کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

شنگھائی ۴ نومبر برطانی سفیر نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے برطانوی رعایا کو حکومت چین کے حکم کے خلاف کسی قسم کے قرضے کی جزوی یا کلیۃً ادائیگی چاندی میں کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

نئی دہلی ۴ نومبر سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سر اے پی پیٹرو اور راجہ آف کانیکا نئے صوبہ اڑیسہ کے وزیر مقرر کئے جائیں گے۔ اڑیسہ کو اپریل ۱۹۳۶ء میں علیحدہ صوبہ بنایا جائے گا۔

لکھنؤ ۴ نومبر مسٹر رفیع احمد قدوائی پریذیڈنٹ یو۔ پی پراونشل کانگرس کمیٹی نے ایک بیان دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ یوپی کانگرس کمیٹی کی کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ استقبالیہ کمیٹی کی ایگزیکٹو کو توڑ دیا جائے۔ اور کانگرس کمیٹی اجلاس کے انتظامات کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔

لنڈن ۴ نومبر ولائتی اخبارات پارلیمنٹ کے انتخابات کے متعلق قیاس آرائیاں کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اب کی دفعہ سر جان سائمن کے منتخب ہونے کی امید نظر نہیں آتی۔

لنڈن ۴ نومبر معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت جاپان نے حکومت چین سے پیکن کے میئر کو برخاست کرنے اور بعض علاقوں سے فوجیں ہٹا لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

اسمارہ ۴ نومبر آج علی الصبح اطالوی فوجوں نے پیشقدمی شروع کر دی۔ ممکن ہے۔ کہ ماکیل کے نزدیک جنگ ہو۔ ایسے ابی سینیا کی افواج کی طرف سے مزاحمت نہ ہونے کی وجہ سے اطالیہ کے سیاہ پوش دستے دشوار گزار رستہ پر ۲۴ گھنٹے کے دوران میں پندرہ سے اٹھارہ میل تک بڑھنے میں کامیاب ہو گئے۔ جنرل سینٹی لس کی فوج ڈیراسین سے آگے پہنچ گئی ہے۔

کراچی ۴ نومبر۔ کراچی کے چار ہزار اچھوتوں نے متفقہ طور پر ڈاکٹر امبیدکار کے اس اعلان کی تصدیق کی ہے۔ کہ اچھوتوں کو ہندو مذہب ترک کر دینا چاہیئے۔

اسمارہ ۴۔ نومبر اطالوی فوجوں نے ماکیل کی جانب بڑھتے ہوئے ہوسین پر قبضہ کر لیا ہے۔

پشاور۔ ۴۔ نومبر آج لیجسلیٹو صوبہ سرحد کے اجلاس میں تمام ہندو اور سکھ ممبر پرائمری سکولوں سے ہندی۔ اور گورمکھی کے اڑائے جانے کے خلاف بطور پروٹسٹ غیر حاضر رہے۔

لاہور ۴۔ نومبر۔ یو۔ پی ہندو سبھا میں سخت نفاق پیدا ہو گیا ہے۔ تنازعہ کی تحقیقات کے لئے بھائی پرمانند کانپور جائیں گے۔

کلکتہ ۴۔ نومبر۔ ہوائی تعلیم کے لئے تین لڑکیوں کا انتخاب کیا گیا ہے ان میں سے ایک لڑکی لاہور کی ہے۔ مبلغ ایک ہزار روپیہ اور پانچ سو روپیہ کے دو وظیفے بنگال فلائنگ کلب کی طرف سے ان دو لڑکیوں کو دیئے جائیں گے۔ جو ان تینوں میں سے اپنے آپ کو تعلیم میں زیادہ مستعد ثابت کریں۔

لنڈن ۴ نومبر اطالوی فوجوں نے جنوبی محاذ پر حملے شروع کر دیئے ہیں۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ معلوم کیا گیا ہے۔ کہ ابی سینیا کی فوج کے صرف چند ہزار آدمی ماکیل کے پاس جمع ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ماکیل پر بھی حبشی افواج مقابلہ نہیں کریں گی۔

رحمت عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی